عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

توہین رسالت ﷺ اسلام کی نظر میں

جلد: ۳۰ | کیم تا ۷ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۲

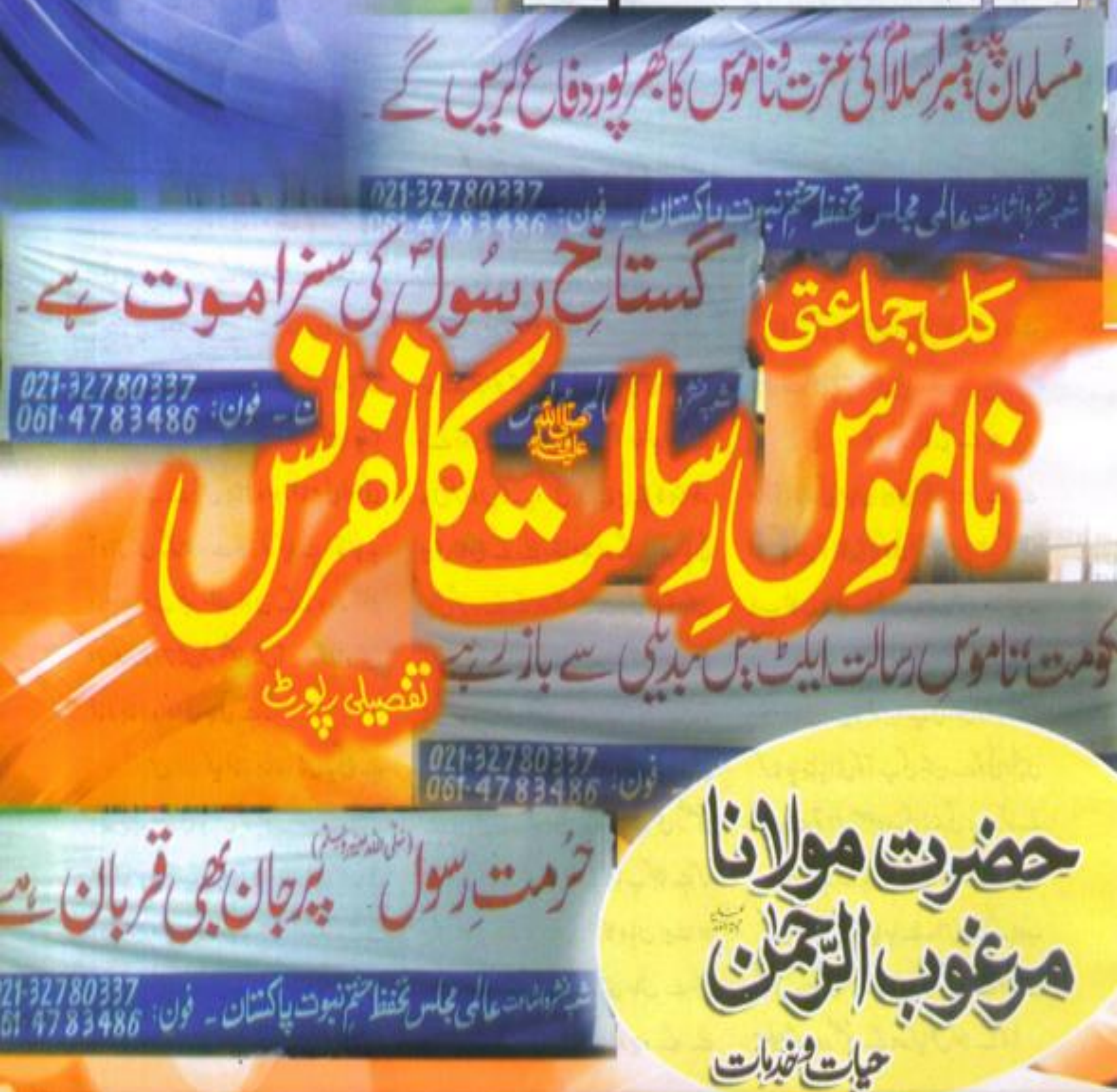

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

جنازہ آہستہ آواز میں

محمد سعید کوثر، ایبٹ آباد

س:...... کیا نماز جنازہ میں مخصوص تکبیروں کے علاوہ کوئی دوسری آیات پاک پڑھی جاسکتی ہیں؟ حالانکہ تمام مسلمان مخصوص تکبیریں ہی پڑھتے ہیں، جو کہ نماز جنازہ کے لئے ہیں۔

ج:...... نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد امام اور مقتدی ثنا پڑھتے ہیں، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرا جاتا ہے۔ آپ نے جس جنازہ اور امام کی اونچی آواز میں کچھ تلاوت کا ذکر کیا ہے، غالباً یہ امام صاحب غیر مقلد ہوں گے۔ ورنہ تمام ائمہ اور خود حرمین شریفین میں آہستہ آواز میں نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

س:...... کیا نماز جنازہ میں یہ صحیح ہے کہ پیچھے مقتدی بالکل خاموش کھڑے رہیں اور امام صاحب اونچی آواز میں اپنی منتخب کی ہوئی تکبیروں کو پڑھیں۔

ج:...... جی ہاں! مقتدی اور امام ثنا، درود شریف اور دعا آہستہ آواز میں پڑھیں گے، البتہ تکبیرات امام اونچی آواز میں اور مقتدی آہستہ آواز میں کہیں گے، یہی سنت ہے۔

نکاح پر کوئی اثر نہیں

احمد علی، لاہور

س:...... میری چھوٹی بہن کا نکاح پانچ سال پہلے چچا کے بیٹے کے ساتھ ہوا تھا۔ نکاح کے وقت لڑکا اور اس کی ماں راضی نہ تھے۔ لڑکے کے والد نے اس کی ماں کو دھمکی دی کہ اگر میری بھتیجی کا نکاح میرے بیٹے کے ساتھ نہ ہوا تو میں تمہیں یعنی اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا اور ساری اولاد کو جائیداد سے عاق کردوں گا۔ یہ دھمکی دینے پر چچا کا بیٹا اور بیوی نکاح کے لئے رضامند ہوگئے۔ اب پانچ سال گزرنے کے بعد لڑکے نے کبھی میری بہن یا میرے گھر والوں سے کبھی رابطہ نہیں کیا۔ ان پانچ سالوں میں صرف دو مرتبہ اس لڑکے نے میری بہن سے بات کی، اب لڑکا چار سال سے بیرون ملک گیا ہوا ہے اور جب بھی رخصتی کی بات کرتے ہیں تو لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ ابھی تھوڑا انتظار کریں۔ لڑکا وہاں سیٹ ہو جائے تب واپس آئے گا۔ تین سال سے یہی کہہ رہے ہیں کہ لڑکے نے ویزہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے جس دن اس کا ویزہ لگ جائے گا اس کو فوراً واپس بلالیں گے۔ جبکہ میری بہن کی عمر ۲۷ سال ہوگئی ہے۔ کافی لوگوں نے یہ کہا ہے کہ نکاح کے بعد صرف چار ماہ کی مدت ہوتی ہے جب میاں بیوی علیحدہ رہ سکتے ہیں، جبکہ میری بہن سے تو چار سال سے لڑکے نے بات نہیں کی، آپ اس بارے میں بتائیں کہ کیا واقعی ہی نکاح ٹوٹ چکا ہے؟ یا اس نکاح کی کیا حیثیت ہے؟ نکاح کے وقت لڑکی سے بھی پوچھا نہیں گیا۔

ج:...... یوں تو نکاح کے بعد اگر ساری زندگی میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ رہیں تو نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ جب نکاح ہوجائے تو جب تک شوہر طلاق نہ دے نکاح نہیں ٹوٹتا، تاہم یہ دیکھ لیا جائے کہ اگر آپ کی بہن کا شوہر آپ کی بہن کو آباد نہیں کرنا چاہتا یا اس کو آپ کی بہن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو اس معصومہ کی زندگی برباد کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے طلاق لے کر اس کا کہیں اور نکاح کرلیا جائے۔ اس لئے کہ جب رخصتی سے قبل لڑکے کا یہ طرز عمل ہے تو نہیں معلوم کہ وہ رخصتی کے بعد کیا گل کھلائے گا؟

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ
ملتان

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — یکم تا ۷ ر صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۵۲۸ ر جنوری ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۲

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تحریک ناموس رسالت....	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے!	۷	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
حضرت مولانا مرغوب الرحمنؒ... حیات و خدمات	۱۰	مولانا سید محمد زین العابدین
کل جماعتی ناموس رسالت کانفرنس	۱۲	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
توہین رسالت... اسلام کی نظر میں	۱۶	ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی
وفاقی شرعی عدالت کا ایک اور فیصلہ	۲۱	حشمت حبیب ایڈووکیٹ
عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت ریلی، سکھر	۲۳	رپورٹ محمد رمضان پھلپوٹو
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ
گستاخ رسول واجب القتل ہے	۲۶	مفتی فیض الحق بشامی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زہد کا بیان

مؤمن کامل کی شناخت

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۶)

حدیث میں مؤمن سے مراد مؤمن کامل ہے، اور مطلب یہ ہے کہ مؤمن کامل وہی ہے جو اپنے دُوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، اور جو چیز اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو دُوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرے۔ مثلاً: کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ دُوسرے لوگ اس کی عزت و حرمت پامال کریں، اس کی غیبت کریں، اس کے خلاف کوئی سازش کریں، اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کو کوئی نقصان پہنچائیں، تو جس طرح اپنے حق میں ان چیزوں کو پسند نہیں کرتا، ٹھیک اسی طرح دُوسروں کے حق میں بھی ان چیزوں کو پسند نہ کرے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، کسی کی عزت وحرمت پامال نہ کرے۔ الغرض! کمالِ ایمان کا معیار یہ ہے کہ آدمی دُوسروں کے لئے بھی وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا: اے لڑکے! تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر، تو اس کو اپنے سامنے پائے گا، اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر، اور یقین رکھ کہ ساری جماعت اگر تجھے کوئی نفع پہنچانے پر جمع ہوجائے تو تجھے کوئی نفع نہیں پہنچاسکتی، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر ساری جماعت تجھے کوئی نقصان پہنچانے پر جمع ہوجائے تو تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتی، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، قلم اُٹھالئے گئے اور صحیفے خشک ہوگئے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۸)

شیخ مُلا علی القاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"اللہ سے مانگ، یعنی صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ، اس لئے کہ عطیات کے خزانے اسی کے پاس ہیں، اور عطا و بخشش کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں، ہر نعمت یا قسمت، خواہ دُنیا کی ہو یا آخرت کی، جو بندے کو پہنچتی ہے یا اس سے دفع ہوتی ہے وہ بغیر کسی شائبہ، غرض یا ضمیمہ علت کے صرف اسی کی رحمت سے ملتی ہے، کیونکہ وہ جوادِ مطلق ہے، اور وہ ایسا غنی ہے کہ کسی کا محتاج نہیں، اس لئے اُمید صرف اسی کی رحمت سے ہونی چاہئے اور تمام اُمور میں اعتماد اسی کی ذات پر ہونا چاہئے، اس کے سوا کسی سے نہ مانگے، کیونکہ اس کے سوا کوئی دُوسرا نہ دینے پر قادر ہے، نہ روکنے پر، نہ مصیبت ٹالنے پر، نہ نفع پہنچانے پر، کیونکہ اس کے ماسوا خود اپنی ذات کے نفع نقصان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کا اختیار نہیں رکھتے، نہ وہ موت وحیات اور جی اُٹھنے کی قدرت رکھتے ہیں۔"

اور آگے "ساری جماعت" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بے شک ساری اُمت" یعنی تمام مخلوق، خاص و عام، انبیاء و اولیاء اور ساری اُمت بالفرض اس بات پر متفق ہوجائیں کہ دُنیا و آخرت کے کسی معاملے پر تجھے کسی چیز کا نفع پہنچائیں تو تجھے نفع پہنچانے پر قادر نہیں۔" (مرقاۃ المفاتیح ج:۵ ص:۹۱)

اور حضرت پیرانِ پیر شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ "الفتح الربانی" کی مجلس:۹۱ میں فرماتے ہیں:

"اِنَّ الْخَلْقَ عَجْزٌ عَدَمٌ، لَا هَلْکَ بِاَیْدِیْھِمْ وَلَا مِلْکَ، لَا غِنٰی بِاَیْدِیْھِمْ وَلَا فَقْرَ، وَلَا ضَرَّ بِاَیْدِیْھِمْ وَلَا نَفْعَ، وَلَا مِلْکَ عِنْدَھُمْ اِلَّا اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا قَادِرَ غَیْرُہٗ، وَلَا مُعْطِیَ وَلَا مَانِعَ، وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ غَیْرُہٗ، وَلَا مُحْیِیَ وَلَا مُمِیْتَ غَیْرُہٗ۔"

(الفتح الربانی، مجلس:۹۱)

ترجمہ:... "بے شک مخلوق عاجز اور عدمِ محض ہے، نہ ہلاکت ان کے ہاتھ میں ہے، اور نہ ملک، نہ مال داری ان کے قبضے میں ہے، نہ فقر، نہ نقصان ان کے ہاتھ میں ہے اور نہ نفع، نہ اللہ کے سوا ان کے پاس ملک ہے، اور نہ اس کے سوا کوئی قادر ہے، نہ اس کے سوا کوئی دینے والا ہے نہ روکنے والا، نہ کوئی نقصان پہنچاسکتا ہے، نہ نفع دے سکتا ہے، نہ اس کے سوا کوئی زندگی دینے والا ہے نہ موت۔" ☆☆☆

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

تحریک ناموس رسالت

جانب منزل رواں دواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

پاکستان ایسا محروم القسمت اور لاوارث ملک ہے جو اپنی اساس اور بنیادی مقاصد سے تا حال نہ صرف یہ کہ محروم بلکہ رفتہ رفتہ اپنی منزل مقصود سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا، جس کے مقاصد میں سے تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم ہوگا، محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نافذ ہوگی، یہاں قرآن وسنت کا دور دورہ ہوگا، حق وانصاف کا بول بالا ہوگا، امن وامان کی فضا قائم ہوگی، یہاں کی رعایا اسلام کی چھتری کے نیچے امن وسکون کی زندگی گزارے گی۔ قتل وغارت، ملاوٹ، خیانت، جھوٹ، لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، بدکاری و بے حیائی جیسے جرائم ناپید ہوں گے، لیکن افسوس کہ آج تک اس ملک کو اسلام کے ان محاسن وکمالات اور انوارات سے پر معطر فضا سے دور رکھا گیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ارباب اقتدار نے قرآن وسنت سے راہنمائی لینے کی بجائے اعدائے اسلام کے بنائے گئے نظاموں اور پالیسیوں کو اپنایا اور ان پر عمل کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج اس ملک پاکستان کے حکمرانوں کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں اور بدزبانوں سے الفت ومحبت، ہمدردی وخیر خواہی، ان کے حقوق اور انسانیت کا تو خیال ہے، لیکن اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام اور اہل اسلام کی عزت وتوقیر، عظمت واہمیت، دکھ درد اور تکلیف کا کوئی احساس نہیں۔

علمائے کرام کی محنتوں، دعاؤں، توجہات اور محب وطن راہنماؤں کی جدوجہد اور کوششوں سے مرتب کردہ قرارداد مقاصد، حدود آرڈی نینس اور تحفظ ناموس رسالت جیسے قوانین ان کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکنے لگے اور اس ملک کے اقتدار پر براجمان ہونے والا ہر حکمران ان کی تبدیلی اور منسوخی کو اپنا فرض منصبی اور مقصد اولین سمجھتا ہے۔ پرویز مشرف نے حدود آرڈی نینس کو منسوخ کیا اور موجودہ حکمران تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم اور تبدیلی کے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں۔

حکمرانوں کو قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم سے روکنے اور باز رکھنے کی غرض سے ہی تحریک ناموس رسالت کا اعلان کیا گیا اور یہ تحریک بتدریج اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ اس تحریک کا پہلا مرحلہ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ بہت ہی کامیاب اور حوصلہ افزا رہا۔ الحمد للہ! ملک بھر میں دینی، مذہبی، سیاسی اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے مظاہروں اور ریلیوں کی صورت میں بھرپور طریقے سے احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔ کراچی میں سب سے بڑی ریلی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے نمائش چورنگی تک تھی، اس کی مزید تفصیل درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

''کراچی/لاہور/پشاور/کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر/ایجنسیاں) توہین رسالت میں مجوزہ ترمیم کے خلاف جمعہ کے روز ملک گیر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ اسلام آباد، لاہور، پشاور، ملتان، کوئٹہ، سکھر اور کراچی سمیت تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں وکارکنوں سمیت

ہزاروں افراد نے ریلیاں نکالیں۔ مقررین نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ حکمراں امریکا کی ڈکٹیشن پر ترمیم سے باز آجائیں، بصورت دیگر مسلمان ناموس رسالت پر کٹ مرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہیں جب کہ ۳۱ر دسمبر (جمعہ) کو ہر حال میں ہڑتال کی جائے گی۔ تفصیلات کے مطابق تحریک ناموس رسالت کی اپیل پر گزشتہ روز ملک بھر میں ''یوم احتجاج'' بھرپور انداز میں منایا گیا۔ اس موقع پر ہزاروں افراد نے احتجاجی مظاہروں میں شرکت کی اور ریلیاں نکالیں۔ لاہور میں متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی، مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام، اہلسنت والجماعت، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، جمعیت علمائے پاکستان، مرکزی جمعیت اہلحدیث، جماعت اسلامی، پاکستان شریعت کونسل، تحریک طلبا اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں کے قائدین اور سرکردہ رہنماؤں نے مختلف مقامات پر مظاہروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت مسلمانوں کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قانون کو ختم کروانے والوں کے مقدر میں رسوائی لکھی جاچکی ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے ملتان، پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے گوجرانوالہ، متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے کنوینر عبداللطیف خالد چیمہ نے چیچہ وطنی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، قاری محمد یوسف احرار، مولانا شمس الرحمن معاویہ نے لاہور، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری محمد یامین گوہر نے چنیوٹ، قاری شبیر احمد عثمانی نے چناب نگر، حافظ محمد اسماعیل نے ٹوبہ ٹیک سنگھ، قاری محمد اصغر عثمانی نے جھنگ، قاری منظور احمد طاہر، مولانا عبدالستار اور قاری سعید ابن شہید نے ساہیوال، مولانا تنویر الحسن نقوی نے تلہ گنگ، مولانا فقیر اللہ نے رحیم یار خان میں مظاہروں کی قیادت کی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے ان رہنماؤں نے کہا کہ آسیہ مسیح کو عدالتی سزا کے بعد گورنر پنجاب کا طرز عمل قانون اور عدالتی فیصلوں کو بائی پاس کرنے کے مترادف ہے۔ گورنر پنجاب اپنی اہلیت کھو چکے ہیں اور حکمران آئین اور قرارداد مقاصد سے انحراف بلکہ غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ متعدد شہروں میں نماز جمعہ کے موقع پر اس سلسلے میں قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں کہا گیا کہ سیاسی زعما ۲۹۵۔سی کے مسئلے پر اپنی اپوزیشن کھل کر واضح کریں۔...... کراچی میں ایک احتجاجی ریلی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے نمائش چورنگی تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کراچی کے زیر اہتمام نکالی گئی۔ ریلی کی قیادت جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، اسلم غوری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاضی احسان احمد، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا یحییٰ لدھیانوی، جماعت اسلامی کراچی کے امیر محمد حسین محنتی، نصر اللہ خان شجیع، جمعیت علماء پاکستان کے رہنما قاضی احمد نورانی، جمعیت علماء اسلام (س) کے مفتی عثمان یار خان، علماء و رہنماؤں نے کی۔ مقررین نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے تمام تاجروں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے اپیل کی ہے کہ عشق رسالت کا ثبوت دیتے ہوئے ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو شٹر ڈاؤن ہڑتال کی جائے......'' (روزنامہ امت کراچی، ۲۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء)

ان سطور کے پڑھتے وقت تحریک کا دوسرا مرحلہ (جو عام ہڑتال کی صورت میں ہے) طے ہو چکا ہوگا۔ اس کے بعد مورخہ ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار کراچی میں جلسہ عام کا مرحلہ ہے، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اسلامی، جمعیت غربائے اہلحدیث، تحریک اسلامی، تنظیم اسلامی، مرکزی جمعیت اہلحدیث، جمعیت علماء اتحاد، فدائیان ختم نبوت، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اور مسلم لیگ (ق) کے مرکزی قائدین اور راہنما خطاب فرمائیں گے۔

کراچی کے غلامان محمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے تمام غیور مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہوکر ایمانی غیرت اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھرپور ثبوت دیں اور اعدائے دین پر واضح کردیں کہ یہ ملک اسلام کا قلعہ ہے اور اہل اسلام؛ اسلام، دین، شریعت اور سید الاولین والآخرین کے خلاف کسی موذی ملعون، بدباطن اور ان کے ہمدردوں اور معاونین کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے!

جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٥ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ٥ الذی جمع مالا وعددہ ٥ یحسب ان مالہ اخلدہ ٥ کلا لینبذن فی الحطمۃ ٥ وما ادرٰک ماالحطمۃ ٥ نار اللّٰہ الموقدۃ ٥ التی تطلع علی الافئدۃ ٥ انھا علیھم موصدۃ ٥ فی عمد ممددۃ ٥

ہمزہ کے معنیٰ:

یہ سورۃ ہمزہ ہے، جس کی میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی، اس کی تشریح کا بیان پچھلے جمعہ کو شروع کیا تھا، یاد دہانی کے لئے اس سورت کا ترجمہ ایک مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں، باری تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’ویل لکل ھمزۃ لمزۃ۔‘‘ بڑی خرابی اور تباہی ہے اس شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کی بُرائی کرنے والا ہو، اور منہ پر لوگوں کو طعنے دینے والا ہو، ’’ہمزۃ‘‘ کے معنی وہ شخص جو غیبت کرنے کا عادی ہو، یعنی لوگوں کی پیٹھ پیچھے ان کی بُرائیاں بیان کرتا ہو، مزے لینے کے لئے اور مجلس آرائی کی خاطر اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے دوسروں کی بُرائی بیان کرنے والا ہو۔

لمزۃ کے معنیٰ:

اور لمزۃ کے معنی وہ شخص جو لوگوں کے منہ پر ان کو طعنے دینے والا ہو، دیکھیں ایک یہ کہ کسی شخص کو خیر خواہی کے تحت اس کی کوئی غلطی اس کو بتادینا تا کہ وہ اپنی اصلاح کرلے، یہ تو خیر خواہی کی بات ہے، لیکن منہ پر طعنے دینا اور اس کی وجہ سے لوگوں کا دل دکھانا، یہ بہت بڑا گناہ ہے اور لمزۃ ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں: ’’الذی جمع مالا وعددہ‘‘ وہ شخص جس نے مال جمع کر کے رکھا اور اس کو گنتا رہتا ہے کہ آج میرا مال اتنا ہوگیا، آج اتنا ہوگیا۔ ’’یحسب ان مالہ اخلدہ‘‘ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا، یعنی میرا مال مجھے موت سے نجات دلوادے گا اور میں ہمیشہ اس مال کی بدولت زندہ رہوں گا۔

ایسے شخص کا انجام:

باری تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’کلا لینبذن فی الحطمۃ‘‘ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ ایسا شخص جو غیبتیں کرتا ہو، لوگوں کو طعنے دیتا ہو اور مال کو جمع کر کے اس کو گنتا رہتا ہو، اس کے اوپر جو حقوق وفرائض اللہ تعالیٰ نے عائد کئے ہیں، ان کو ادا نہ کرتا ہو، ایسے شخص کو ضرور بالضرور ایسی آگ میں پھینکا جائے گا جو ہڈیاں توڑ دے گی، پھر فرمایا: ’’وما ادرٰک ماالحطمۃ‘‘ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے فرمایا

ضروری اطلاع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان کا ’’خواجہ خواجگان نمبر‘‘ شائع ہوگیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تالیف ’’تذکرۂ خواجہ خواجگان‘‘ بھی چھپ گئی ہے۔ دونوں کتب اپنے قریبی دفتر ختم نبوت سے طلب فرمائیں یا براہ راست مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان اور دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

رعایتی قیمت: ’’خواجہ خواجگان نمبر‘‘ 350 روپے

رعایتی قیمت: ’’تذکرہ خواجہ خواجگان‘‘ 100 روپے

(علاوہ ڈاک خرچ)

برائے رابطہ ملتان: 061-4783486 برائے رابطہ کراچی: 021-32780337

کہ آپ کو کیا پتہ کہ وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے۔ "نار اللہ الموقدة التی تطلع علی الافئدة" وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جو انسانوں کے دلوں تک جا پہنچے گی۔ یہ اس سورت کا ترجمہ ہے۔

سورت کا موقع نزول:

یہ سورت اس موقع پر نازل ہوئی تھی جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا تو بہت سے لوگ آپ کے دشمن ہو گئے اور دشمنی میں حد سے تجاوز کرنے لگے، اسی دشمنی کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پیچھے برائیاں بھی کرتے تھے اور آپ کو برا بھلا بھی کہتے تھے اور اگر کبھی سامنے آجاتے تو سامنے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو طعنے دیا کرتے تھے۔

محمد کے بجائے مذمم نام پکارنا:

طعنے بھی اس طرح دیتے تھے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان کافروں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح طرح کے نام رکھے ہوئے تھے۔ العیاذ باللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تو محمد تھا اور ماں باپ کا رکھا ہوا تھا اور محمد کے معنی ہیں تعریف کیا ہوا شخص، یعنی ایسا شخص جس کی سب تعریف کریں اور درحقیقت یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا تھا ایسا نام ہے کہ نام کے اندر ہی تعریف داخل ہے، یعنی وہ ذات جس کی سب تعریف کریں، وہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکن کفار قریش اپنی جلن کے مارے، حسد کے مارے آپ کو محمد کے بجائے مذمم کہتے تھے مذمم کے معنی محمد کے بالکل الٹ ہے یعنی وہ ذات جس کی مذمت اور برائی کی جائے، اس کو مذمم کہتے ہیں، کفار قریش کا طوطی بولتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا تھوڑے تھے، اس کے علاوہ وہ کفار قریش بری بری بددعائیں دیتے تھے، برے برے کلمات آپ کے لئے استعمال کرتے تھے، بعض اوقات لعنت کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا:

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی بددعاؤں اور لعنتوں سے کس طرح بچایا ہے کہ جب لعنت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مذمم پر لعنت ہو اور میں محمد ہوں، لہٰذا یہ لوگ مذمم کی لعنت کرتے ہیں، میں تو مذمم نہیں ہوں، ماں باپ کی طرف سے بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی میرا نام محمد ہے، لہٰذا ان کی لعنت مجھ پر نہیں پڑتی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح ان کی لعنت سے بچایا ہوا ہے۔ غرض یہ کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کا ہر طریقہ اختیار کیا ہوا تھا، ان میں ایک یہ بھی تھا کہ پیٹھ پیچھے بھی آپ کی برائیاں بیان کرتے اور سامنے آکر بھی طعنے دیا کرتے تھے، جس پر یہ سورت ہمزہ نازل ہوئی۔

عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے:

بہر حال یہ سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی ایسے بدباطن، ایسے پست ذہنیت رکھنے والے موجود تھے، جن کے پاس دلیل سے اپنا مدعا ثابت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تھا، جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری اور آپ کی رسالت پر، آپ کی سچائی پر، آپ کی امانت اور دیانت پر ساری دنیا گواہ ہے اور ان بدباطن پست ذہنیت رکھنے والے دشمنانِ اسلام کے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنے کے لئے کوئی راستہ نہیں تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور یہ پتھر کے بت جو تم نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ہیں، تمہارے پیدا کئے ہوئے ہیں، ان کو تم نے اپنا خالق اور اپنا معبود مان لیا؟ یہ ایسی بات تھی کہ اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں تھا، ان کا عقیدہ یہ تھا کہ فلاں بت ہمیں رزق دیتا ہے، فلاں بت ہمیں اولاد دیتا ہے، فلاں بت فلاں مقصد کے لئے ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ کس نے آکر تمہیں بتادیا کہ یہ فلاں بت تمہیں رزق دے رہا ہے؟ حالانکہ یہ رزق دینے والا بت خود تم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر یہاں رکھا ہے، یہ تمہیں رزق کیسے دے گا؟ یہ تمہیں اولاد کیسے دے گا؟ وہ ذات جس نے زمین پیدا کی، جس نے آسمان پیدا کیا، جس نے دریا پیدا کئے جس نے بادل اٹھائے، وہی ذات خالق و مالک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، ان باتوں کا کوئی معقول جواب دلیل کے ساتھ ان کے پاس نہیں تھا۔

یا حیُّ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یا قیُّوم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کثرت سے پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے

شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ   Email:muhammadatif78692@ovi.com

کھسیانی بلی کھمبا نوچے:

جب آدمی دلیل کے میدان میں شکست کھا جاتا ہے، لیکن ہٹ دھرم ہوتا ہے، اس وقت وہ ہٹ دھرمی پر اتر آتا ہے، جیسے ہمارے یہاں مثال مشہور ہے: ”کھسیانی بلی کھمبا نوچے“ جب اس کو کہنے کے لئے کوئی بات نہیں ملتی تو وہ گالی گلوچ پر اتر آتا ہے، وہ سب وشتم کرنے لگتا ہے، وہ طعنے دینے لگتا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور بعد کے زمانے میں قوت اور شوکت عطا فرمائی تو جو لوگ اسلام کے آگے ہر طرح سے مغلوب ہوگئے تھے، دلیل سے بھی مغلوب اور قوت سے بھی مغلوب تو اس وقت وہ لوگ اوچھی حرکتوں پر اور اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے تھے اور بُرا بھلا کہنا شروع کردیتے تھے۔

جدید تہذیب کے علمبرداروں کا حال:

آج بھی جدید تہذیب اور جدید ثقافت کے دعویدار جنہوں نے اپنی تہذیب اور تمدن کا ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے، جنہوں نے یہ ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے کہ ہم انسانوں کے حقوق کے علمبردار ہیں، ان میں اور ان بدباطن کافروں میں آج ذرہ برابر فرق نہیں رہا، آج ان کے پاس بھی اسلام کے خلاف کوئی دلیل نہیں، دلیل کے میدان میں یہ شکست کھا چکے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلام کی حقانیت ساری دنیا میں اپنا لوہا منوا رہی ہے، ان دشمنانِ اسلام کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرکے چاند پر تھوکنے کی کوشش کریں، یہی وطیرہ آج انہوں نے اپنایا ہوا ہے۔

پست ذہنیت والوں کے اوچھے ہتھکنڈے:

یہ درحقیقت ان کی پستی کی، ان کی شکست کی، ان کی مغلوبیت کی دلیل ہے کہ ان کے پاس دلیل کے میدان میں پیش کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، اس وجہ سے اپنا غصہ، اپنی حسد اور اپنی جلن کا مظاہرہ ان اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعہ کررہے ہیں کہ کبھی (معاذ اللہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنی شروع کردیں، کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) کارٹون بنانا شروع کردیئے، اور اب سارے اسلام دشمنوں کو دعوت دے کر عالمی سطح پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹونوں کا مقابلہ کرایا جارہا ہے۔

دلیل کے میدان میں شکست خوردگی:

یہ ساری باتیں درحقیقت دلیل کے میدان میں شکست خوردگی کی علامت ہیں، جس کے پاس دلیل ہوتی ہے، وہ کبھی گالی نہیں دیتا، وہ کبھی دوسروں کو طعنے نہیں دیتا، وہ دلیل سے بات کرتا ہے اور دلیل کے ذریعہ اپنی بات دوسروں کو سمجھاتا ہے، دلیل کے ذریعہ دوسروں کی بات کی تردید کرتا ہے، لیکن جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی، وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتا ہے کبھی اس کو بُرا بھلا کہہ دیا، کبھی اس کی تصویر شائع کردی، کبھی اس کے کارٹون نکال دیئے، یہ تو خود ان کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل کا کوئی جواب نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ اپنے غصے کی آگ کو ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں، چنانچہ یہ کررہے ہیں، حقیقت میں یہ شکست خوردگی کا اعتراف ہے۔

مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج:

دوسری طرف مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج بھی ہے کہ جو لوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں، وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں کے جواب میں کیا کرتے ہیں؟ یہ ایک چیلنج ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پوری امت مسلمہ کو غیرت ایمانی کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کرنا چاہئے کہ پوری امت مسلمہ اس بات کا مظاہرہ کرے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(جاری ہے)

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور قادیانیوں کے عبرت انگیز واقعات

جدید ایڈیشن

جمع وترتیب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆اولیاء اللہ کے وجد آفرین واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت وکشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ ومامون رکھا۔☆دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے، جنہوں نے آمنہؓ کے لالؐ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔☆آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی بپا کردی۔☆جیالے، جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خونِ دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔☆پیرانِ عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ وتابندہ رکھا۔☆شیر دل اسیران تحریک ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوبؐ کے جرم میں پسِ دیوارِ زنداں سنتِ یوسفؑ ادا کی۔☆مسیلمہ کذاب کی اولادِ خبیثہ کی نوکائی۔☆منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔☆غدارانِ ملت کی راز افشائی۔☆مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔☆اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

علماء، طلبا اور مبلغین ختم نبوت کے لئے خصوصی رعایت صرف 100 روپے

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی، سیل: 0321-2115595

حیات و خدمات

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمنؒ

مولانا سید محمد زین العابدین

یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۸ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز بدھ صبح ساڑھے دس بجے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید، عالم اسلام کے عظیم راہنما، اسلاف کی روایات کے امین، بین الاقوامی شہرت کے حامل، فرشتہ صفت انسان، اخلاص وتقویٰ کے پیکر، حلقہ دیوبند کے معتمد و مرجع اور امیر علمائے دیوبند، عزم وہمت کے کوہ گراں، اعلیٰ درجے کے منتظم و مدبر اور ازہرالہند جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمنؒ سو سال کی قابل رشک عمر گزار کر اپنے آبائی وطن بجنور میں چند ماہ بیمار رہنے کے بعد راہی عالم آخرت ہوگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ و کل عندہ باجل مسمّٰی۔

حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمنؒ آج سے سو سال قبل ہندوستان میں پیدا ہوئے اور دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی اور وہیں سے ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا عبدالسمیعؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ وغیرہم حضرات شامل ہیں۔

آپ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے ممبر منتخب ہوئے، پھر دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے موقع پر حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اپنی پیرانہ سالی اور ضعف وعوارض کی بناء پر مددگار مہتمم رکھنے کی رائے پیش فرمائی تو مجلس شوریٰ کے متفقہ فیصلہ سے ۱۹۸۱ء میں آپ مددگار مہتمم مقرر ہوئے اور حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد مجلس شوریٰ کے متفقہ فیصلہ سے ۱۹۸۲ء میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مقرر ہوئے اور تاحیات مہتمم رہے، حضرت مولانا مرغوب الرحمنؒ نے دارالعلوم کا اہتمام ایسے وقت میں سنبھالا کہ جب دارالعلوم مختلف جہتوں سے مشکلات میں گھرا ہوا تھا، مگر حضرت مولاناؒ نے بفضلہ تعالیٰ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کو سنبھالا دیا اور دارالعلوم کو بام عروج پر لے گئے، آپ کے دور اہتمام میں دارالعلوم دیوبند نے ہر طرح سے ترقیات کی منازل طے کیں۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کی وفات سے دارالعلوم میں جو خلا پیدا ہوا تھا، آپؒ نے اس خلا کو احسن طریقے سے پُر کیا، آپؒ نہایت ہی اعلیٰ درجے کے منتظم تھے، خادمین کی نگرانی کے لئے خود مدرسہ کے مختلف شعبوں کا دورہ فرماتے، کبھی مطبخ میں تشریف لے جاتے اور خود کھانے کا ایک لقمہ چکھ کر چیک فرماتے کہ کہیں خادمین کام میں سستی تو نہیں کررہے اور اخلاص وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ہمارے استاذ محترم حضرت مفتی عبدالرؤف خان غزنوی صاحب دامت برکاتہم جو کہ خود دس سال تک دارالعلوم دیوبند میں استاد رہے، فرماتے ہیں کہ مطبخ سے جب کھانے کا ایک لقمہ چکھتے، کھانے کو چیک کرنے کے لئے تو فوراً ایک کھانے کے پیسے مدرسہ میں جمع فرمادیتے اور مدرسہ سے تنخواہ تو لیتے ہی نہیں تھے بلکہ اپنے ذاتی پیسوں سے مدرسہ کی معاونت فرماتے۔

جس کمرے میں حضرت مولانا صاحبؒ رہائش پذیر تھے، اس کمرے کا مناسب سے بھی زیادہ کرایہ دارالعلوم میں ہر ماہ جمع فرمادیتے، اسی طرح دارالعلوم میں جب شوریٰ کا اجلاس ہوتا تو ارکان شوریٰ کے لئے طعام کا بندوبست دارالعلوم کی طرف سے ہوتا جو کہ صحیح بھی ہے، کیونکہ یہ حضرات کسی شخص کے مہمان نہیں بلکہ ادارہ کے مہمان ہیں اور مہمان کے ساتھ میزبان کو بھی شریک ہونا پڑتا ہے، لیکن حضرت مولانا مرغوب الرحمنؒ کو یہ گوارا نہیں تھا کہ خود بھی مدرسہ کے پیسوں کا کھانا کھائیں صرف اس وجہ سے تمام مہمانوں کے طعام کا بندوبست اپنے ذاتی پیسوں سے فرماتے، اسی طرح سے خادمین کا کہنا ہے کہ حضرت مولاناؒ نے اپنے دور اہتمام میں دارالعلوم کا ایک پان تک استعمال نہیں فرمایا، آپؒ تقریباً تیس سال مہتمم رہے لیکن تقویٰ کا یہ عالم تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ سخاوت بھی انتہا درجے کی تھی، گزشتہ دنوں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ آپ کی خدمت

میں حاضر ہوئے تو مرض الوفات میں بھی حضرت مولاناؒ نے آم کی ایک پیٹی حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو ہدیتاً عطا فرمائی، اسی کے ساتھ ساتھ ہر وقت عبادت نوافل واذکار میں مشغول رہتے تھے۔ افسوس کہ آج ایسی عظیم ہستیاں اٹھتی چلی جارہی ہیں۔ اسی رات نو بجے آپ کا جنازہ بجنور میں ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مولاناؒ کے ساتھ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائیں اور آپ کے صاحبزادہ گرامی حضرت مولانا انوارالرحمٰن مدظلہ کو والد کا صحیح جانشین بنائے اور دارالعلوم دیوبند کو آپ کا صحیح نعم البدل عطا فرمائے اور ہمیں حضرت مولانا مرغوب الرحمٰنؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ودیگر مذہبی وسیاسی جماعتوں کے زیراہتمام پُرامن احتجاج وریلی سے علماء کرام کے خطابات وقراردادیں

کراچی..... قانون تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم یا غیر موثر کرنے کی گھناؤنی سازشوں کے خلاف تحریک ناموس رسالت کی اپیل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام تمام مکاتب فکر کے قائدین اور علمائے کرام نے احتجاجی ریلی کی قیادت کی۔ یہ عظیم الشان ریلی بعد نماز جمعہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے شروع ہوکر نمائش چورنگی پر احتجاجی مظاہرہ میں تبدیل ہوگئی۔ شرکائے ریلی سے عالمی تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، جمعیت علما اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، اسلم غوری جمعیت علمائے پاکستان کے رہنما قاضی احمد نورانی، بزرگ راہنما مولانا محمد یحییٰ مدنی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا محمد عثمان یار خان، جماعت اسلامی کے راہنما محمد حسین محنتی، نصر اللہ چیچی ودیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے بیان میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو مگر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کے مخالفین دراصل اسلام، اہل اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے خلاف سازشوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ جمعیت کے راہنما قاری محمد عثمان نے کہا کہ سیکولر طبقہ غیر ملکی این جی اوز کے ذریعہ قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم یا غیر موثر کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے، ہم ان کی تمام سازشوں کو ہر سطح پر ناکام بنادیں گے۔ علامہ قاضی احمد نورانی نے احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کی حمایت کے لئے تمام دینی ومذہبی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر اظہار یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کرتی ہیں کہ حکومت نوشتہ دیوار پڑھ لے اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے قانون کو چھیڑنے سے گریز کرے۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ گستاخان رسول کے لئے سزائے موت کے قرآنی وآسمانی فیصلے کو کوئی طاقت تبدیل کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت گورنر پنجاب کو لگام دے اور شیری رحمان نے قومی اسمبلی میں قانون ناموس رسالت میں ترمیم کرنے کا جو بل جمع کروایا ہے، اسے واپس لینے کا اعلان کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۳۱ر دسمبر کو ہڑتال اور ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کو احتجاجی جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ محمد حسین محنتی نے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کا از سر نو جائزہ لینے کے لئے صدر پاکستان نے جو قائمہ کمیٹی اقلیتی امور تشکیل دی ہے، اسے ختم کیا جائے۔ اگر حکومت نے اس بل کو پارلیمنٹ میں پاس کرانے کی جرأت کی تو اسے بھرپور مزاحمت اور عوامی غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ پُرامن احتجاجی مظاہرہ مولانا خان محمد ربانی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی کے مختلف حلقوں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ حافظ عبدالقیوم نعمانی کی زیر سرپرستی منظور کالونی گجر چوک، سابق ایم پی اے مولانا محمد عمر صادق، مفتی فیض الحق چاندی چوک بلدیہ ٹاؤن، مولانا محمد اسحاق ٹول فیکٹری بھینس کالونی، مفتی عبدالسمیع اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال، قاضی فخرالحسن سکندر آباد کیماڑی، مولانا حسین احمد حقانی لی مارکیٹ لیاری، مفتی محمد عثمان تیسر ٹاؤن، مفتی عبدالرحمٰن شیر شاہ۔

قراردادیں

تحریک ناموس رسالت کی کال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس احتجاجی مظاہرہ کا یہ عظیم الشان اجتماع قرارداد پیش کرتا ہے:

۱:... حکومت وقت قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی بھی تبدیلی سے باز رہے۔ اسلامیان پاکستان اس کا بھرپور دفاع کریں گے۔

۲:... یہ اجتماع حکومت وقت خصوصاً صدر آصف علی زرداری صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلمان تاثیر کے اسلام دشمن بیانات کا نوٹس لیں اور اس کو فی الفور برطرف کریں۔

۳:... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آسیہ ملعونہ کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۴:... یہ عظیم الشان اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کو امریکی غنڈوں کی قید سے رہا کرایا جائے۔

۵:... یہ اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

کل جماعتی سربراہی

ناموس رسالت کانفرنس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ذریم لینڈ ہوٹل اسلام آباد میں کل جماعتی سربراہی ناموس رسالت کانفرنس ۱۵ردسمبر ۲۰۱۰ء، صبح گیارہ بجے منعقد ہوئی۔ صدارت: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب۔ تلاوت: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری۔ نعت: صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پیش کئے۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمن نے فرمایا: ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شکر گزار ہیں کہ اس نے امت کو مجتمع کرنے اور اس کی صفوں کو درست کرنے کی دعوت دی، میں مجلس کی طرف سے شرکاء کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ بہتر تھا کہ مجلس کے مرکزی امیر صدارت فرمائیں، لیکن ان کے حکم سے مجھے یہ اعزاز بخشا گیا۔ میں مولانا ابوالخیر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کراچی میں اس کام کا آغاز کیا جو قوتیں تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل یا ختم یا غیر موثر کرنا چاہتی ہیں کہ اس کو ختم کردیا جائے انہیں بھول ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل پیر عتیق الرحمن فیض پوری، پیر عبدالخالق بھرچونڈی شریف نے بھی کانفرنس رکھی۔ کمیٹی نے تجاویز پیش کیں، انہیں حتمی شکل دی اور ایک مکمل پروگرام ترتیب دیا اور دنیا کو پیغام دیا جائے کہ اسلامیان پاکستان ان کے ایجنڈے کے سامنے بند باندھیں گے۔ مغرب کا ایجنڈا یہ ہے کہ دینی و مذہبی تبلیغ و ترویج اور تعلیمات دینے والے اداروں کا کردار ختم کردیا جائے۔ مغرب نے جہاد کو دہشت گردی کا نام دے دیا ہے۔ دینی مدارس کا وجود اور کردار کا خاتمہ یا غیر موثر بنانا ان کا ایجنڈا ہے۔ اسلامی تہذیب کا خاتمہ اور مغربی تہذیب کا رواج ان کا مقصد ہے۔ نیز سوسائٹی کو مغرب کے معیار پر لانا، جب دین کی اساس محفوظ نہیں رہے گی تو دین بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ حضرت جبرائیلؑ کا کردار مشکوک بنانے کی کوشش، معجزات کا انکار، وہ پیغام کو نہیں جھٹلا سکے۔ لہٰذا پیغام رساں کی ذات پر طعن و تشنیع کیا۔ مغرب کی خواہش ہے کہ کامل و مکمل، اعلیٰ و ارفع شخصیت کا کردار مشکوک کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو آپ کے آداب بھی ہیں۔ مغربی دنیا امت کو تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ امت میں افتراق و انتشار اور تقسیم کیا جارہا ہے۔ رسول ﷺ کی ذات ہمیں اکٹھا کررہی ہے۔ ہمیں رسالت مآب کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے کیونکہ وحدت کا وہی نقطہ ہے۔

آج اللہ پاک نے موقع دیا ہے کہ اس موضوع کی اہمیت سمجھیں اور دنیا کو پیغام دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف کوئی طعن برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہم ہراول دستے کے طور پر مضبوط ہوکر لڑیں گے، اسمبلی کے اندر اور باہر ان کا تعاقب کریں گے۔ جمعیت علماء پاکستان کے صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کمیٹی کی تجاویز پیش کیں۔

انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کے عزائم سامنے آچکے ہیں، ضرورت اس بات کی تھی کہ پوری امت متحد ہوکر ناموس رسالت کا تحفظ کریں۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ۲۴ردسمبر کو ملک بھر احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔ بڑے شہروں میں بڑے مظاہرے ہوں گے اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ میں مظاہرے ہوں گے۔ ان کی قیادت مرکزی راہنما کریں گے۔ ۹رجنوری کو کراچی میں عظیم الشان احتجاجی جلسہ ہوگا، جس میں تمام قائدین شرکت فرمائیں گے۔

۳۱ردسمبر کو مکمل شٹر ڈاؤن ہوں گے اور ہڑتال ہوگی۔ ۲رجنوری ۲۰۱۱ء لاہور میں مرکزی احتجاجی جلسہ ہوگا، جس میں مرکزی قائدین شرکت کریں گے۔

۹رجنوری ملتان میں احتجاجی مظاہرہ ہوگا۔

۹رجنوری کو اگلا پروگرام طے کیا جائے گا۔

پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ چوہدری شجاع حسین نے کہا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ اس عظیم کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ اس ملک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیا جائے گا۔ میں، میرا خاندان، میری پارٹی اس محاذ پر آپ کے ساتھ ہیں۔ میرے والد محترم چوہدری ظہور الٰہیؒ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ نہ اس قانون کو ختم کیا جاسکتا ہے نہ ترمیم قبول کی جائے گی۔ قانون کو ختم کرنے کی ناپاک سازش کو برداشت نہیں کیا جائے گا ہم پارلیمنٹ میں اس قانون کا مکمل تحفظ کریں گے۔ شجاعت حسین نے کہا کہ ہمیں چینل بنانا چاہئے تاکہ میڈیا کا بھرپور جواب دیا جائے۔ میں تمام تجاویز کی تائید کرتا ہوں۔ ہم پروگراموں میں شرکت کریں گے۔

جماعت الدعوۃ کے سربراہ حافظ محمد سعید نے کہا

کہ یہ اجلاس قابل مبارک باد ہے۔ ختم نبوت کی تحریک سے آئین میں ترمیم ہوئی۔ ناموس رسالت کا قانون علماء کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ کفر واسلام کی جنگ جو مغرب نے چھیڑی ہے جہاد کو ختم کرنے کے لئے پروپیگنڈا کیا گیا اور ایسے ہی مغرب کے دباؤ کی وجہ سے یہ قانون تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اگر متحد ہوکر اس مسئلہ پر کھڑے ہوتے ہیں باقی تمام مسائل بھی حل ہوں گے۔ اگر آج ہم کوتاہی کریں گے تو اگلا مسئلہ ختم نبوت کا ہوگا۔ حقیقی اتحاد قائم کیا جائے۔ میڈیا غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے، ہم تمام تجاویز کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کا پینل تشکیل دیا جائے اور میڈیا پر پھیلانے والے شکوک وشبہات کا جواب دیا جائے۔

پاکستان مسلم لیگ (ض) کے سربراہ جناب اعجاز الحق نے کہا کہ میں تجاویز کی بھی تائید کرتا ہوں، سوچی سمجھی سازش کے تحت طے شدہ مسائل کو متنازع بنایا جارہا ہے۔ تحفظ ناموس رسالت سمیت تمام اسلامی قوانین کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی جارہی ہے اور پیسہ بھی خرچ کیا جارہا ہے، اس کا مقابلہ کرنے کے لئے طریقہ کار وضع کیا جائے۔ باقی معاملات پر پابندی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بات کو آزادی رائے کا اظہار کہا جاتا ہے۔

جناب عاکف سعید نے کہا کہ ہم نے ۶۵ سال تک شریعت سے بغاوت کا ارتکاب کیا، ہماری تنظیم اس سلسلہ میں آپ کے ساتھ ہے۔

مرکزی جماعت اہلسنت کے سربراہ پیر عبدالخالق آف بھرچونڈی شریف نے کہا کہ میں تجاویز کی تائید کرتا ہوں۔

مسلم لیگ (ن) کے ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا: میں منتظمین کانفرنس کا شکر گزار ہوں۔ ملک میں قائم ہونے والی فضا ایک چیلنج ہے، لیکن ناموس رسالت کا مسئلہ امت میں نقطہ اتحاد ہے۔ پاکستانی قوم ایک غیرت مند قوم ہے، اس سلسلہ میں مسلم لیگ (ن) آپ کے ساتھ ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر مولانا انوار الحق نے کہا: وفاق المدارس سے متعلق پندرہ ہزار سے زائد مدارس اس سلسلہ میں آپ کے ساتھ ہیں۔

رابطۃ المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک خان نے کہا: اس پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ رابطہ کے تمام مدارس آپ کے ساتھ ہیں۔

اخبار فروش یونین کے صدر ٹکا خان نے کہا: والیٔ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے ضرورت پڑی تو میں پہلی گولی کھانے کے لئے تیار ہوں۔ اٹھارہ کروڑ عوام اس سلسلہ میں آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب مہتاب عباسی، ایڈیٹر روزنامہ اوصاف نے کہا کہ میں سب سے پہلے آپ لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، آج کل میڈیا پر این جی اوز کے افراد ایسے دلائل پیش کرتے ہیں ان کا مقابلہ ہر محاذ پر کرنا چاہئے۔ میں اور میرا ادارہ فرنٹ لائن پر ہوں گے۔

منہاج القرآن علماء کونسل کے سید فرحت حسین شاہ نے کہا کہ ٹی وی چینلز کا بھرپور جواب دینا چاہئے۔ ادارہ منہاج القرآن اس تحریک میں آپ کے شانہ بشانہ ہے۔

مجلس احرار اسلام کے راہنما مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے فرمایا: عظیم تر مقصد کے لئے عالمی مجلس کے زیر اہتمام موقر اجلاس انعقاد پذیر ہے۔ اس اعلیٰ ترین مقصد کے لئے جو تجاویز پیش فرمائی گئیں اس کی تائید کرتے ہیں۔ اسلام دشمن طاقتیں کسی وقت اپنے موقف سے باز نہیں رہ سکتیں۔ مسلم لیگ (ن) کو کھل کر میدان میں آنا چاہئے۔ بے شمار اختلافات کے باوجود امت مسلمہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی باعث اتحاد ہے۔ میڈیا کی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، گستاخ رسول کی سزا چودہ سو سال سے سزائے موت چلی آرہی ہے۔ اس سلسلہ میں بے شمار واقعات ہیں، جس میں کسی صورت میں تغیر وتبدل برداشت نہیں کیا جائے گا۔ الیکٹرونک میڈیا کے لئے ٹیم تشکیل دی جائے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی صدر اہلسنت والجماعت نے فرمایا: جو تجاویز اور پروگرام دیے گئے، اس اہم عنوان پر کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا: لانگ مارچ کی کال اور پارلیمنٹ کا محاصرہ کرنے کی کال بھی دی جائے۔ وزیر اعظم، جو خیر سے سید ہیں، اس عنوان پر وہ پیغمبرؐ کے ساتھ ہیں یا امریکا کے ساتھ؟ گورنر پنجاب کو وقت دیا جائے بعد میں معزولی کے احتجاج کا اعلان بھی کرنا چاہئے۔ یہ اتحاد اتنا مضبوط ہونا چاہئے جو حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردے۔

جناب قاضی حسین احمد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد تازہ کردی، جو تمام مکاتب فکر کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ انہوں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کو مبارکباد دی، انہوں نے کہا کہ دینی اور نبوی سیاست سے علیحدگی اختیار نہیں کی جاسکتی۔ ہم تحفظ ناموس رسالت کا تقاضا پورے نظام آپ کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ کافرانہ نظام کے خلاف جدوجہد اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ یہی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا تقاضا ہے۔ اسی طرح نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی کوشش کرنی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے فرمایا: آج کا یہ اجتماع

اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ایک امت ہیں، علماء کرام امت میں اتحاد واتفاق پیدا کریں۔ قادیانیت کے مسئلہ میں امت کے اتحاد نے حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ آج بھی انشاء اللہ العزیز امت کا اتحاد انہیں مجبور کردے گا۔ حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متمنی ہیں، تو واضح اعلان کر دیجئے کہ اس قانون کو نہیں چھیڑا جائے گا۔ میڈیا والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ برائی کا تعاون کرنا برائی ہے۔ لہٰذا وہ اس قانون کے خلاف اپنے چینل استعمال نہ کریں۔

علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس نے مثبت سوچ رکھنے والوں کو اکٹھا کیا ہے لائق تبریک ہے۔ یہ ایک منصوبہ بندی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں ہم ان کا راستہ روکیں گے۔ کچھ واقعات کو بہانہ بنا کر قانون ختم کرنے کے لئے آغاز کیا جارہا ہے۔ ہمیں مذاکرات کے لئے دروازہ کھلا رکھنا چاہئے۔ حکمران وعدہ کریں کہ قانون میں ترمیم وتنسیخ نہیں کریں گے تو کال کی ضرورت نہ رہے گی۔ تمام تجاویز کی حمایت کرتے ہیں۔

مولانا عبدالعزیز حنیف سینئر نائب صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث نے مجلس کو ہدیہ تبریک پیش کیا اور کہا کہ اس اجتماع کا یقیناً کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلے گا۔ ان تمام پروگراموں میں مرکزی جمعیت اہلحدیث (ساجد میر) ہراول دستہ کا کردار ادا کرے گی۔

علماء اسلام آباد نے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

مولانا سمیع الحق نے فرمایا: پوری امت کا اتحاد لائق تبریک ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششیں ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے، پوری کوشش کی جارہی تھی کہ امت ٹکڑوں میں بٹ جائے لیکن حضورؐ نے ہمیں اکٹھا کردیا۔ پارلیمنٹ، عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ ناموس رسالت کے خلاف کوئی فیصلہ دے۔ اصل مسئلہ اسلامی تشخص کو مٹانا ہے۔ ہماری پالیسیاں ہماری نہیں ہم استعمار کے غلام ہیں۔ مغربی ایجنڈا ناکام ہوگا، حکومت ناکامی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ اگر حکمرانوں نے کوئی ایسا فیصلہ کیا تو حکومت کا آخری دن ہوگا۔ پوری امت کا مطمح ہے استعماری قوتوں کی سازشوں کا توڑ پیدا کیا جائے۔

جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن نے کہا کہ یہ تیسری چوتھی کانفرنس ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس بزم و آراستہ و پیراستہ ہے۔ ہمیں اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کا جائزہ لینا چاہئے۔ میڈیا کی بحثوں اور مکالموں میں مدلل گفتگو ضروری ہے۔ پروپیگنڈا کے حوالے سے اعداد وشمار کے مطابق ۱۹۸۶ء سے آج تک ۹۶۴ مقدمات قائم ہوئے: جن میں سے ۴۷۹ مسلمانوں کے خلاف بنے۔ ۳۴۰ کا تعلق قادیانیوں سے ہے۔ ۱۹۹ کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ ۱۴ کا تعلق ہندوؤں سے ہے۔ ۱۰ دیگر مذاہب سے تھا۔

کسی بھی کیس میں آج تک سزا نہیں دی گئی، تجاویز کو رائٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ حکمت عملی کے بارہ میں سوچنا چاہئے۔ میدان عمل میں اترنے کا یہی وقت ہے اور تحریک پُرامن دیر اور دور تک چلنی چاہئے۔

کُل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

ملک کی دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے اکابر اور علماء کرام کا یہ بھرپور نمائندہ اجتماع تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے حوالے سے کنفیوژن اور بے اعتمادی کی فضا پیدا کرنے کی اس مہم کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی اور اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی عالمی استعماری مہم کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے اس میں منفی کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی مذمت کرتا ہے۔ ملک کے محب وطن دینی، سیاسی حلقے اور عامۃ الناس اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مقصد قیام اور اس کے استحکام وبقا کی بنیاد صرف اور صرف اسلام اور اسلام کے عادلانہ نظام کے مکمل اور عملی نفاذ کے ذریعہ ہی قومی وحدت ملکی استحکام اور ملی امنگوں کی تکمیل کی جاسکتی ہے لیکن برسراقتدار طبقات نے عالمی آقاؤں کے اشاروں پر اس میں ہمیشہ روڑے اٹکائے ہیں اور پاکستان کے عالمی تشخص کو مجروح کرنے کی سازش کی ہے، جس کے نتیجے میں وطن عزیز بین الاقوامی مداخلت اور سازشوں کی آماجگاہ بن گیا ہے اور قوم باہمی خلفشار، لوٹ کھسوٹ، کرپشن، خانہ جنگی، دہشت گردی، ہوشربا مہنگائی، فحاشی اور عریانی کی دلدل میں مسلسل دھنستی چلی جارہی ہے۔ قرارداد مقاصد سمیت دستور پاکستان کی اسلامی دفعات بالخصوص تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خلاف سیکولر عناصر کا واویلا، حکومتی حلقوں میں گھسے ہوئے دین دشمن افراد کی سازشیں اور میڈیا کے بعض حلقوں کی سرگرمیاں شرمناک حد تک بڑھ چکی ہیں اور ضروری ہوگیا ہے کہ ملک کے دینی حلقے اور دیگر محب وطن عناصر قومی سطح پر متحد ہوکر تحریک پاکستان، تحریک تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت اور تحریک نظام مصطفیٰ کی فضا کو دوبارہ بحال کریں اور مکمل اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ اسلام اور پاکستان کے خلاف اندرونی اور بیرونی سازشوں کو ناکام بنادیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی بنیاد پر ملک کے نظریاتی تشخص کے تحفظ اور بیرونی مداخلت کے سدباب کے لئے قومی خودمختاری کی بحالی ہی اس وقت کی اولین ترجیح ہوسکتی ہے اور ملک کے غریب عوام کو اسلام کے سادہ اور فطری نظام کے ذریعے ہی کرپشن، مہنگائی، بدعنی

وفاق المدارس العربیہ کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے دعا کے ذریعہ اس نشست کا اختتام کیا۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اعلامیہ پیش کیا۔ آخر میں مولانا فضل الرحمٰن نے پریس کانفرنس کے ذریعہ کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کی جنگ ہر فورم پر لڑی جائے گی، حکمران اپنے موقف کا واضح اعلان کریں ورنہ ذلت آمیز مستقبل اور انجام کے لئے تیار ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق تحفظ ناموس رسالت کے لئے تحریک ناموس رسالت کے مرکزی سربراہ ڈاکٹر محمد زبیر ہوں گے۔

☆...... مرکزی کمیٹی صوبائی و ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کرے گی۔ پورے ملک میں ۲۴ دسمبر کو احتجاج ہوگا اور مظاہرے ہوں گے۔

☆...... ۳۱ دسمبر کو ملک بھر میں عام ہڑتال کی جائے گی۔

☆...... ۹ جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں فقید المثال مظاہرہ اور احتجاجی جلسہ ہوگا اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

☆...... ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔

☆...... پارلیمنٹ کے فلور پر ان کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔

☆...... تمام تاجر برادری سے اپیل ہے کہ وہ آج کے اس نمائندہ اجتماع کی اپیل پر لبیک کہیں اور ۳۱ دسمبر کو شٹر ڈاؤن کریں۔

کانفرنس کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی دعا پر ہوا، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے امیر بننے کے بعد یہ پہلی کانفرنس تھی جس میں پوری ملت کی بھرپور نمائندگی تھی۔ کانفرنس میں ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے علماء کرام اور مشائخ عظام کی بھرپور نمائندگی ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد طیب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا زاہد وسیم خدام کا کردار ادا کرتے رہے۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر مولانا رشید احمد لدھیانوی، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی ناظم اعلیٰ، مرکزی ناظم اطلاعات مولانا محمد امجد خان سمیت دسیوں قائدین نے شرکت کی۔ وفاق المدارس العربیہ کے مولانا قاضی عبدالرشید، اسلام آباد کے مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عبدالغفار، مولانا عبدالقدوس محمدی، راولپنڈی کے مولانا محمد اویس ہزاروی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، قاضی ہارون الرشید، مولانا احسان اللہ سمیت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ پاکستان شریعت کونسل کے امیر مولانا فداءالرحمٰن درخواستی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالحق خان بشیر نے شرکت کی۔ اتحاد اہلسنت کے مولانا محمد الیاس گھمن رفقاء سمیت شریک ہوئے۔ ادارہ منہاج القرآن کے مسکین فیض الرحمٰن، علامہ علی غضنفر کراروی سمیت ملک بھر سے تقریباً ڈھائی سو علماء کرام شریک ہوئے۔ ☆☆

ہوئی غربت اور لاقانونیت سے نجات دلائی جا سکتی ہے، اس لئے اس اجتماع میں شریک جماعتیں اور راہنما یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کے متحدہ دینی فورم تحریک ناموس رسالت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح ایک بار پھر پوری قوم کو ایک متفقہ دینی محاذ پر مجتمع کر کے اسلام، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی، جمہوری ریاست بنانے کی طرف پیش رفت کی جائے۔ اس مقصد کے لئے جناب ابوالخیر محمد زبیر صاحب کی سربراہی میں ایک مرکزی کونسل کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس اجتماع میں شریک تمام جماعتیں اس کی ممبر ہوں گی اور جماعتوں کے نمائندے مل بیٹھ کر اپنے تنظیمی ڈھانچے اور لائحہ عمل کا فیصلہ کریں گے۔ اس موقع پر اس عظیم اجتماع میں شریک تمام جماعتیں اور راہنما اس امر کا اعلان ضروری سمجھتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی نوعیت کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی اور تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت سمیت دستور و قانون کے کسی حصے کو ختم کرنے، کمزور بے اثر بنانے کی ہر کوشش کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے گی۔ یہ اجتماع ملک کی تمام سیاسی جماعتوں، ارکان پارلیمنٹ اور میڈیا کے ذمہ دار حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی سیاسی مصلحتوں اور فروعی مفادات سے بالاتر ہو کر اپنے عقیدہ، ایمان، قومی خود مختاری اور ملکی نظریاتی حیثیت کے تحفظ کی فکر کریں اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے اس قومی جدوجہد میں کردار ادا کریں۔

یہ اجتماع قوم کے تمام طبقات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھرپور اتحاد اور روایتی جوش و خروش کا اظہار کرتے ہوئے اس جدوجہد میں شریک ہوں، ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر بیرونی مداخلت کے خاتمے کی ساتھ قومی خود مختاری کی بحالی کا کوئی راستہ نکل آئے اور استعماری قوتوں کے معاشی چنگل سے نجات حاصل کر لی جائے تو کرپشن، مہنگائی، لوڈ شیڈنگ اور لاقانونیت کے عفریت سے بھی نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور پاکستان کو اسلام کے سنہری اصولوں کی بنیاد پر ایک مثالی فلاحی ریاست بنانے کا مقصد بھی پورا ہو سکتا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ہمیں ان عزائم پر استقامت عطا فرمائیں اور دین، ملک اور قوم کے بہتر مستقبل کے لئے مخلصانہ اور نتیجہ خیز جدوجہد کی توفیق سے نوازیں۔ آمین۔

توہین رسالت... اسلام کی نظر میں!

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

کوئی بھی مسلمان اپنے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین تو کیا ادنیٰ سی بات جو آپ کی شان سے کم تر ہو، برداشت نہیں کرسکتا اور ایک مسلمان چاہے عملی لحاظ سے کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو، اس سلسلے میں مرمٹنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے فوراً تیار ہوجاتا ہے۔ تاہم ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ جب ''توہین رسالت'' کی بحث ہوتی ہے تو اکثر غیر مسلم اس سلسلے میں مسلمانوں کو بے جا تشدد اور غلو کے لئے مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور اگر توہین رسالت کے لئے کوئی قانون وضع ہو تو اس کی مخالفت کرتے ہیں، اس طرح کیوں ہوتا ہے تو اس کا جواب سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس طرح کا رویہ دراصل توہین رسالت کے مفہوم سے ناواقفیت پر مبنی ہے، کیونکہ توہین رسالت کے لفظ کو صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کرنا درست نہ ہوگا، بلکہ یہ ایک عام لفظ ہے جس کا تعلق ہر نبی کے بارے میں ہے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ:

''لانفرق بین احد من رسلہ'' (البقرہ:۲۸۵)

''ہم تمام نبیوں کو بلند مرتبہ اور اعلیٰ شان پر فائز سمجھتے ہیں، اور اس سلسلے میں ان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔''

لہٰذا لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں، کل ان کا نبی بھی توہین رسالت کی زد میں آسکتا ہے۔ دوسری بڑی وجہ تاریخ اور کتب مقدسہ سے ناواقفیت ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مذہب کے پیروکاروں نے اپنے شعائر دینی کی توہین کرنے والوں کو سخت ترین سزائیں دی ہیں۔

خود بائبل میں:

''پاک نام'' کے خلاف کفر بکنے والے اور لعنت کرنے والے کے لئے یہ سزا تجویز ہوئی ہے کہ اسے سنگسار کیا جائے۔''

(بائبل احبار،۲۴:۱۵)

مسلمانوں پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے تو اسے کیوں سزا دی جاتی ہے، کیونکہ وہ اسے نبی نہیں مانتا، اسلام میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے ہر انسان کو سزا دی جائے گی۔ چاہے وہ اسلام کا پیروکار ہے یا نہیں، اور یہ اصول بھی بائبل کے مطابق ہے، بائبل میں ہے:

''اور جو خداوند کے نام پر کفر بکے، ضرور جان سے مارا جائے، ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے، خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی۔'' (بائبل:احبار،۲۴:۱۶)

اس آیت میں دیسی سے مراد اسی مذہب کا پیروکار اور پردیسی سے مراد غیر مذہب کا آدمی ہے۔ لہٰذا اسلام نے بھی توہین رسالت کے بارے میں مسلم وغیر مسلم کا فرق باقی نہیں رکھا ہے۔

مذہب سابقہ میں توہین رسالت کی سزا:

سابقہ مذاہب کی مقدس کتب میں توہین الٰہی اور توہین رسالت کو حساس معاملہ قرار دیا گیا ہے اور اس کے مرتکب کے لئے سخت ترین سزائیں تجویز کی گئی ہیں، یہودیوں کی مقدس کتاب خروج میں ہے:

"You Shall not revile God"

''یعنی تم خدا کو مت کوسنا اور اس کے لئے حقارت کے جذبات مت رکھنا۔''

(بائبل،خروج ۲۲:۲۸)

نیز بائبل میں واقعہ مذکور ہے کہ ایک اسرائیلی عورت کے بیٹے نے پاک نام پر کفر بکا اور لعنت کی، لوگ اسے موسیٰ کے پاس لے گئے۔ حضرت موسیٰ کے حکم سے اسے حوالات میں بند کردیا گیا اور وحی الٰہی کے ذریعہ سزا کا انتظار کیا جانے لگا، پھر وحی اتری کہ جن لوگوں نے اس کے کفر اور لعنت، کو سنا ہے وہ تمام اسے سنگسار کردیں اور حکم بھی دیا گیا کہ آئندہ جو بھی اس طرح توہین آمیز الفاظ کہے گا، وہ سنگسار کیا جائے گا۔ (بائبل،احبار۲۴:۱۰تا۱۶)

مقدس کتب کی طرح ان کتب کے پیروکاروں یعنی یہود و نصاریٰ نے بھی توہین رسالت کو حساس معاملہ قرار دیا ہے اور توہین رسالت کے مرتکب کو سنگین سزائیں دی ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے مطابق ۱۵۵۲ء میں یورپ میں مائیکل سرویٹس کو سزائے موت دی گئی، کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا تھا، اس طرح ایک پادری ڈیوڈ

کو ۱۵۷۹ء میں ہنگری میں عمر قید کی سزا ملی تھی، کیونکہ اس نے حضرت عیسیٰ کا مذاق اڑایا تھا۔ برونو کو ۱۶۰۰ء میں روم میں توہین رسالت کی پاداش میں زندہ جلادیا گیا، اسی طرح انگلینڈ میں ۱۵۵۳ء میں پانچ اشخاص کو الزبتھ کے دور میں زندہ جلادیا گیا، کیونکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے سے انکار کردیا تھا۔ انگلینڈ میں پارلیمنٹ نے ۱۶۴۸ء میں عیسائی مذہب کی توہین کے بارے میں باقاعدہ قوانین تشکیل دیئے گئے۔

امریکا میں ورجینا کی ریاست میں ۱۶۱۱ء میں توہین رسالت عیسیٰ کا قانون بنا، جس کے تحت نظریۂ تثلیث کی مخالفت یا حضرت عیسیٰ کی توہین کی سزا موت مقرر کی گئی تھی۔ موت کے علاوہ بھاری جرمانہ، سرخ آہنی سلاخوں سے مجرموں کے جسموں کو داغنا، کوڑوں کی سزا، جلاوطنی اور قید جیسی سزائیں دی جاتی تھیں۔ اٹھارویں صدی کے بعد امریکا کی دیگر ریاستوں میں توہین رسالت عیسیٰ کے تقریباً ستر مجرموں کو سزائیں دی گئی۔ انیسویں صدی میں امریکا میں مذہبی اثر ورسوخ ڈھیلا پڑ گیا اور ۱۸۳۸ء میں کامن ویلتھ بنام فن لینڈ مقدمہ میں عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ مذہبی امور کو عدالتی اور حکومتی امور سے الگ رکھا جائے۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ پریس کو کھلی چھٹی ملی اور مذہب ایک پرائیویٹ معاملہ ٹھہرا۔

(انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن، ج:۲، ص:۲۳۸ تا ۲۴۵)

قرآن وسنت میں رسول اکرم ﷺ کا مقام:

اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند تر ہے۔ آپؐ کی ذات نہ صرف وحی الٰہی کی شارح ہے بلکہ شارع بھی ہے۔ آپؐ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ منشا باری تعالیٰ کے مطابق ہوتے ہیں۔ (النجم:۳،۴)

آپؐ کی ذات ہر قسم کے گناہ اور لغزش سے معصوم ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ (آل عمران:۳۱)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ: آپؐ کی اطاعت ہر طرح سے لازم اور غیر مشروط ہے، آپؐ کا ہر حکم اور فیصلہ بطیب خاطر ماننا ضروری ہے۔ (النساء:۶۵)

اور ارشاد ہے کہ: ’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات سے مقدم اور بہتر ہے۔‘‘ (الاحزاب:۶)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اپنی ذات، اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام انسانوں سے محبوب نہ ہوجاؤں۔‘‘ (بخاری ومسلم)

آپؐ کے ادب اور احترام کی خاطر مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ: ’’آپؐ کی مجلس میں آواز بلند نہ کریں بلکہ پست اور باادب آواز میں بولیں۔‘‘ (الحجرات:۲،۳)

اسلام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری ہی فرض نہیں کرتا بلکہ ان کا ہر لحاظ سے مکمل ادب واحترام بھی لازم قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرہ برابر بے ادبی اور آپؐ کی ذات کے بارے میں خفیف سی بدگمانی بھی ایک مسلمان کے لئے دنیا وآخرت دونوں میں ناکامی و نامرادی کا سبب بن سکتی ہے اور اس کی زندگی کے تمام نیک اعمال غارت ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ انتہائی محبت رکھتے ہوئے نہایت ادب واحترام کا رویہ اپنائیں۔

اسلام میں توہین رسالت کی سزا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک خوبصورت گوشہ یہ بھی ہے کہ آپؐ نے بہت سے مواقع پر اپنی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کے ساتھ عفو ودرگزر کا سلوک فرمایا۔ بعض صحابہ کرامؓ یہ عرض کرتے کہ: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے فلاں گستاخ کو قتل کردیتے ہیں، لیکن آپؐ اپنے صحابہؓ کو اس سے منع فرمادیتے تھے۔ رحمۃ للعالمین ہونا آپ کی خوبی تھی۔ آپؐ اپنے دشمنوں کو اکثر معاف فرمادیتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ’’حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی حرمت وعزت کی توہین کی تو پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے انتقام لیا۔‘‘

(ابن حجر، فتح الباری، کتاب الحدود، ج:۱۲، ص:۸۶)

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توہین رسالت کے مجرموں کو ہمیشہ کھلی چھٹی دی ہے، بلکہ اس ضمن میں یہ قاعدہ رہا کہ جو کوئی خالص آپؐ کی ذات کو تکلیف پہنچاتا اور توہین کا مرتکب ہوتا، اسے آپؐ اپنی عالی ظرفی کی بناء پر معاف فرمادیتے لیکن اگر اس کا جرم آپؐ کی ذات سے تجاوز کرکے اسلام اور مسلمانوں کی تباہی اور خرابی تک پہنچتا تو اسے ضرور سزا دیتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے توہین رسالت کے مرتکبین کے ساتھ عفو ودرگزر کی پالیسی اختیار کرنے کے کچھ اسباب تھے، مکہ میں مسلمان کفار کے مقابلہ میں کمزور تھے، ان کی عددی قوت کم تھی، وہ سیاسی طاقت واقتدار نہیں رکھتے تھے، مکی زندگی میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کفار کے ہاتھوں ستائے نہیں جاتے تھے بلکہ عام مسلمان کی زندگیاں بھی اجیرن کردی گئی تھی۔ وہ کفار مکہ کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے۔ اس دور میں ایک عام مسلمان کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ لینا مسلمانوں کے بس میں نہیں تھا، اسی طرح پیغمبر اسلامؐ کے ساتھ کی جانے والی گستاخی کو

بھی برداشت کرنا پڑا۔

مدنی زندگی میں اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اللہ کے نبی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست مدینہ کے حکمراں کی بھی تھی۔ اب مسلمان سیاسی طاقت رکھتے تھے لیکن مدنی زندگی کے اوائل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے توہین رسالت کے مجرمین کو سزا نہ دینے اور ان کے جرم کو معاف کرنے میں ایک مصلحت کارفرما تھی۔ دین اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا، لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاتی تھی، وہ اس دین کی طرف مائل ہو رہے تھے، گستاخان رسول کو اس زمانہ میں اس لئے معاف کردیا گیا کہ پیغمبر اسلام کے بارے میں کہیں یہ مشہور نہ ہوجائے کہ آپؐ معمولی غلطیوں پر لوگوں کو قتل کردیتے ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں اگر یہ غلط تاثر پیدا ہوجاتا تو لوگ اس نئے دین کو قبول نہ کرتے بلکہ اس سے دور بھاگتے، منافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بارے میں ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے آپ اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن اڑادوں تو آپؐ نے فرمایا:

”دعہ لا یتحدث الناس ان محمد ایقتل اصحابہ“

”اس کو چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کردیتے ہیں۔“ (بخاری، کتاب التفسیر ۴/۹۳۶)

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ نے توہین رسالت کے مجرمین کو سزا نہیں دی ہے بلکہ توہین رسالت کی پاداش میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرموں کو سزا دینے کے واقعات بھی کثرت سے ہیں۔ واقدی نے لکھا ہے کہ خطمہ قبیلے کی عورت عصما بنت مروان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتی، دین اسلام کے بارے میں عیب جوئی کرتی اور لوگوں کو اللہ کے رسول کے خلاف بھڑکاتی، وہ شاعری بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اس عورت کا کام تمام کردے؟ اسی قبیلے کے عمیر بن عدی رات کے وقت گئے اور اس عورت کا کام تمام کرکے صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: ”اگر تم پسند کرتے ہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جس نے اللہ اور رسول کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔“

(ابن سعد، طبقات ۲/۲۸، واقدی: کتاب المغازی، ۱/۱۷۳)

اسی طرح قبیلہ بنونضیر کا کعب بن الاشرف، ایک بدترین دشمن اسلام اور دشمن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ جو مشرکین بدر میں قتل کئے گئے، ان کے گھروں میں جاجا کر ان کے مرثیے پڑھ کر لوگوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ابھارتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابن الاشرف کے خلاف کون میری مدد کرے گا؟ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ انصاریؓ چند ساتھیوں کے ساتھ گئے اور رات کے وقت کعب بن الاشرف کو قتل کرکے تکبیر کی آواز بلند کرتے ہوئے واپس آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قتل کی خوشخبری سنائی۔ (بخاری، کتاب المغازی ۲/۵۷۸، ابن اثیر الکامل فی التاریخ ۲/۱۴۳)

اسی طرح ایک بڑا دشمن اسلام ابو رافع تھا۔ خزرج قبیلے کے چند افراد عبداللہ بن عتیکؓ کی امارت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے خیبر گئے۔ ابو رافع ایک قلعے میں رہتا تھا، عبداللہ بن عتیک نے اس کے قلعے میں داخل ہو کر اس کا کام تمام کردیا اور واپس مدینہ پہنچ گئے۔ (ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ ۳/۲۷۴، طبری: تاریخ الطبری ۱/۷۱)

پاکستان میں توہین رسالت کا قانون:

پاکستان بننے سے قبل انگریزی دور میں مجموعہ تعزیرات ہند (Indian Penal Code) میں مذہبی راہنماؤں اور مقامات کی تقدیس کو پامال کرنے کی سزا زیادہ سے زیادہ دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں کا ذکر زیر دفعہ ۲۹۵ موجود تھا۔ پاکستان بننے کے بعد اسی کوڈ کو ہی مجموعہ تعزیرات پاکستان (Pakistan Penal Code) کے طور پر تسلیم کرلیا گیا۔ ۱۹۸۶ء میں پاکستان پینل کوڈ میں نہایت اہم ترمیم کرکے ایک نئی دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا۔ پاکستان میں اب تک مذہب سے متعلق جن جرائم پر سزا دی جاتی تھی ان میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کا جرم شامل نہیں تھا۔ دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت ایسے شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانہ کا مستوجب قرار دیا گیا جو زبانی، تحریری، اعلانیہ یا اشارتاً، کنایتاً، براہ راست یا بالواسطہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی کرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے حرمتی کا ارتکاب کرے، اس نئی دفعہ کے تحت عدالت کو صوابدیدی اختیار تھا کہ وہ توہین رسالت کے مجرم کو موت یا عمر قید سے کوئی ایک سزا کا حکم سنادے۔

۱۹۸۶ء میں پاکستان پینل کوڈ میں شامل کی جانے والی نئی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت توہین رسالت کے مجرم کے لئے عمر قید یا موت کی سزا درج تھی۔ ۱۹۸۷ء میں وفاقی شرعی عدالت نے اس شریعت پٹیشن کا فیصلہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو سنایا اور توہین رسالت کی متبادل سزا ”عمر قید“ کو غیر اسلامی اور قرآن وسنت کے احکام سے متصادم قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کو ہدایت جاری کی کہ ”یا عمر قید“ کے الفاظ کو پاکستان پینل کوڈ (تعزیرات پاکستان) کی دفعہ ۲۹۵-سی سے حذف کیا جائے۔ اس امر کے لئے حکومت پاکستان کو وفاقی شرعی عدالت نے ۳۰ر

اپریل ۱۹۹۱ء تک مہلت دی، عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگر ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء تک ایسا نہ کیا گیا تو ''یا عمر قید'' کے الفاظ مذکورہ تاریخ سے غیر موثر ہوں گے۔ یوں ۲۹۵۔سی میں درج ''یا عمر قید'' کے الفاظ وفاقی شرعی عدالت کے حکم کی رو سے ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء کو حذف ہوکر غیر موثر ہوگئے اور توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف موت مقرر ہوگئی، اب پاکستان میں ضابطۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت پیغمبر اسلام حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے جرم کو سزائے موت دینے کا قانون نافذ ہے۔

اس دفعہ کے تحت ایڈیشن سیشن جج لاہور نے ۹/فروری ۱۹۹۵ء کو توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر گوجرانوالہ کی دو اشخاص سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو موت کی سزا کا حکم سنایا تھا۔ یہ فوج داری مقدمہ میں سیشن عدالت کا ایک فیصلہ تھا، لیکن اس واقعہ کو مغربی ذرائع ابلاغ نے خوب اچھالا۔ لاہور ہائی کورٹ میں ایڈیشنل سیشن جج کے حکم کے خلاف اپیل کے موقع پر مقدمہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے مغربی ممالک سے پریس سے تعلق رکھنے والے بہت سے نمائندے اپنی ڈائریوں، ٹیپ ریکارڈرز اور کیمروں وغیرہ کے ''اسلحہ'' سے لیس ہوکر پاکستان پہنچے، کئی مغربی ممالک کی حکومت کے سرکردہ افراد نے اس موقع پر بیانات دے کر پاکستان کی عدالتی نظام پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔

مغربی پریس نے توہین رسالت پر سزائے موت کو ظالمانہ کہا اور اس فیصلہ کو مسلمانوں میں متشددانہ مذہبی رجحانات کا ایک نتیجہ قرار دیا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کو کشمیر، فلسطین، بوسنیا اور چیچنیا، افغانستان، پاکستان وغیرہ جہاں معصوم و بے گناہ بچوں اور عورتوں سمیت مسلمانوں پر قیامت خیز مظالم ڈھائے جاتے رہے ہیں، انسانی حقوق پامال ہوتے دکھائی نہیں دیتے، لیکن ان تنظیموں نے عدالت کے اس فیصلہ کو انسانی بنیادی حقوق اور آزادیٔ اظہار رائے کے خلاف اور پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کو مذہبی سالمیت کے لئے خطرے کا الارم قرار دیا۔

توہین رسالت کے سلسلے میں عالمی طاقتوں کا ردعمل:

تمام مذاہب کی مقدس شخصیات قابل احترام ہیں اور ان کی توہین ایک ملت کی توہین ہوتی ہے، مگر پیغمبر اسلام کی توہین کے مواقع پر عالمی طاقتیں اپنا تعصب نہ چھپا سکیں اور ان کے ہاں پیغمبر اسلام کے گستاخوں کی خوب پذیرائی ہوئی، ان کو ہیرو کا درجہ دیا گیا اور حوصلہ افزائی کی گئی، مثلاً سلمان رشدی ملعون جو ہندوستانی نژاد برطانوی شہریت کا حامل ہے۔ اس نے شیطانی آیات (Satanic Verses) نامی کتاب لکھی، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کی شان میں انتہائی گستاخی کی گئی تھی۔ عالم اسلام نے اس کے خلاف حق بجانب احتجاج کیا مگر لندن میں مصنفین، پبلشرز اور انسانی حقوق کے نمائندوں نے سلمان رشدی کی مدافعت میں ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی۔ یہودی جریدہ ''ٹائم'' نے ۱۳/فروری ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں اس کتاب کے خلاف احتجاج کو مسترد کرکے لکھا ہے کہ اس میں کوئی قابل اعتراض اور دل آزار مواد موجود نہیں ہے۔ برطانیہ اور امریکا کے سربراہان جان میجر اور صدر کلنٹن نے اسے خصوصی ملاقات کا اعزاز بخشا اور امام خمینی کے فتویٰ یعنی سلمان رشدی کے وجوب قتل پر افسوس کا اظہار کرکے اسے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ امریکا کی میسا چوسس یونیورسٹی نے رشدی کو اس کی ''خدمات'' کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری عطا کی۔

مغرب کے دانشوروں نے اسے مصنفین کی بین الاقوامی پارلیمنٹ (International Writers Parliament) کا پہلا صدر چنا۔ فرانسیسی رسالہ ''پیراگ'' نے روزنامہ نوائے وقت لاہور کے حوالے سے لکھا کہ برطانیہ کی حکومت سلمان رشدی پر سالانہ تیس لاکھ فرانک خرچ کرتی ہے۔

اسی طرح بنگلہ دیش کی عورت سلیمہ نسرین جو بنگلہ دیش میں آزاد جنسی تعلقات کی مبلغہ تھی نے ''لجا'' (شرم) نامی ناول میں اسلام کا مذاق اڑایا۔ بنگلہ دیش عوام کے احتجاج پر وہ ملک سے فرار ہوگئی تو یورپی یونین نے اس کی زبردست پذیرائی کی اور اسے ہر قسم کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی۔ فرانس میں اسے "Edict of Nents Prize" نامی ایوارڈ دیا گیا، جس کی مالیت ایک لاکھ فرانک یعنی بیس ہزار امریکی ڈالر تھی۔ سویڈن میں اسے انیس ہزار ڈالر کا خصوصی ادبی انعام دیا گیا۔ اس کے علاوہ ان افراد کی طرح طرح پذیرائی اور حوصلہ افزائی کی گئی۔

قرآن پاک، احادیث نبویہ اور تاریخی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود ہمیشہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کو تکالیف دیتے رہے ہیں بلکہ بعض کو انتہائی بے دردی سے شہید بھی کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے انبیاء کو بھی معاف نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا یہود نے جس انداز میں مذاق اڑایا ہے، اس کی تفاصیل قرآن و حدیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں، پھر ان یہود نے ماضی قریب اور زمانہ حال میں جس طرح اپنے مذموم مقاصد کے لئے عیسائیت کو اسلام کے خلاف استعمال کیا ہے، اسی سے نہ صرف یہود و نصاریٰ کے اسلام کے خلاف بغض و عداوت میں اتحاد کا علم ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات عیسائی اس انداز سے اندھے ہوکر استعمال ہوتے ہیں کہ باوجود یہ کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کے عقلمند لوگ سمجھتے ہیں، ان کی

بے وقوفی کا بھانڈا پھوٹ پڑتا ہے، اسی سلسلے میں یہود کی شہ پر سال ۲۰۰۵ء کے اواخر میں عیسائی دنیا کے قلب ڈنمارک میں ایک اخبار نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز کارٹون شائع کئے۔ یہ کارٹون ایک دو نہیں، بلکہ درجن بھر سے زائد تھے اور ان میں پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں نہایت نازیبا خیالات پیش کئے گئے تھے، عالم اسلام نے بجا طور پر اس پر شدید احتجاج کیا اور تاریخ عالم میں پہلی بار دنیا بھر کے مسلمانوں نے بہت تسلسل اور شدت کے ساتھ اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا۔ یہود ونصاریٰ کی یہ کارستانی اس قدر توہین آمیز اور ظالمانہ تھی کہ دنیا بھر میں منصف مزاج عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے جلوس نکالے، مگر عالم کفر نے بجائے نادم وپشیمان ہونے کے مزید سرکشی کا مظاہرہ کیا اور اس کے سینے میں نخوت وغرور کی مزید ہوا بھر گئی۔ چنانچہ یورپ کے کئی ممالک نے ان توہین آمیز کارٹونوں کو بار بار شائع کیا اور جس نے ابھی اسے شائع کیا اس نے اسے پریس کی آزادی کا نام دے کر مسلمانوں سے معافی مانگنے کو مسترد کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کا صبر وتحمل بے اندازہ ہے اس کے ہاں دیر ہے مگر اندھیر نہیں، اس نے عالم یہودیت اور عالم عیسائیت کی لگام کو ڈھیل دے رکھی ہے ہوسکتا ہے یہ وہی ڈھیل ہو جو ایک مچھیرا مچھلی پکڑتے وقت دھاگے کو دیتا ہے تاکہ لوہے کا حلقہ مچھلی کے پیٹ تک پہنچ سکے اور مچھلی نکالنے کے لئے جھٹکا دیتے وقت مچھلی کسی طرح چھوٹ نہ سکے۔

یورپ اور عالمی برادری کے اس متعصبانہ رویہ پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے، ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ مسلمان کے گھر میں جس آگ کے لگنے سے وہ خوشی کا اظہار کر رہے ہیں کل وہ آگ ان کے گھر میں بھی لگ سکتی ہے اور اس سے ان کی قیمتی املاک سمیت ان کی اپنی جانیں بھی جل سکتی ہیں۔ پھر وہ مدد کے لئے مسلمانوں کی جانب منہ کر کے کس طرح پکاریں گے؟ لہٰذا ان کو اس امر پر اتفاق کر لینا چاہئے سب کے مذہبی رہنما قابل احترام ہیں اور ان کی توہین ایک ملت کی توہین ہوتی ہے۔ جس پر اگر صدائے احتجاج بلند نہیں ہوسکتی تو نہ سہی مگر اس پر خوشی کے مارے بغلیں بھی نہ بجائی جائیں۔ (بشکریہ ماہنامہ ”مسیحائی“ ختم نبوت نمبر)

قانون توہین رسالت میں ترمیم کے خلاف احتجاجی ریلی ومظاہرہ

کراچی (پ ر) تحریک ناموس رسالت کے مرکزی قائدین کی اپیل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام یوم احتجاج مناتے ہوئے ۲۴؍دسمبر کو بعد نماز جمعہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن مسجد سے نمائش چورنگی تک عظیم الشان احتجاجی ریلی نکالی جائے گی اور احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ قانون تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم یا اسے غیر موثر بنانے کی سازش کے خلاف تحریک ناموس رسالت میں شامل جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد ودیگر رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ ختم نبوت سے وحدت امت کا راز وابستہ ہے۔ تمام طبقات ومکاتب فکر مل کر ہی باہمی اتحاد واعتماد سے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا بھرپور دفاع کریں گے اور حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کریں گے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں خصوصاً کارکنان ختم نبوت اور دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے مخلص کارکنوں سے شرکت کی اپیل کی۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بن قاسم ٹاؤن کے زیر اہتمام ایک احتجاجی ریلی ومظاہرہ مشین ٹول فیکٹری تا بجنس کالونی موڑ منعقد کیا جائے گا۔ تمام عاشقان مصطفیٰ عوام الناس اور طلبا کرام سے گزارش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

دینی مدارس کے طلبا تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا کردار ادا کریں تمام کارکنان بھرپور انداز میں نمائش چورنگی پر مظاہرہ میں شرکت کریں: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے دفتر ختم نبوت میں طلبا کی ماہانہ تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس کے طلبا قیمتی اثاثہ ہیں۔ دینی و مذہبی امور میں امت کی راہنمائی اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد نذر عثمانی (حیدرآباد)، مولانا توصیف احمد نے طلبا کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۴؍دسمبر بعد نماز جمعہ بنوری ٹاؤن تا نمائش چورنگی احتجاجی مظاہرہ اور ریلی کا اہتمام کیا گیا ہے، تمام طلبا اپنے دوست واحباب کے ہمراہ اس عظیم الشان ریلی میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

وفاقی شرعی عدالت کا ایک اور فیصلہ!

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

دستور پاکستان کے آرٹیکل 227 کا تعلق اسلامی احکام سے ہے اس آرٹیکل میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن وسنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو اس میں یہ تشریح کر دی گئی ہے کہ کسی مسلم فرقے کے قانون شخصی پر اس شق کا اطلاق کرتے ہوئے عبارت" قرآن وسنت" سے مذکورہ فرقے کی، کی ہوئی توضیح کے مطابق قرآن وسنت مراد ہوگی اس آرٹیکل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اس حصے میں کسی امر کا غیر مسلم شہریوں کے قوانین شخصی یا شہریوں کے بطور ان کی حیثیت پر اثر نہیں پڑے گا آرٹیکل 228 میں اسلامی کونسل کی ہیئت ترکیبی وغیرہ اور اسلامی کونسل سے پارلیمان وغیرہ کی مشورہ طلبی کے ساتھ ساتھ دیگر آرٹیکل میں اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی اور ضابطہ کار طے کر دیے گئے ہیں آئین میں وضاحت کے ساتھ تمام موجودہ قوانین اور آئندہ کیے گئے کسی قانون کے وضع کرنے کیلئے قرآن وسنت کی پابندی بغیر کسی ابہام کے بتا دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ 1973ء میں جب یہ آئین منظور کیا گیا تھا، اسلامی قوانین یعنی حدود وغیرہ ملک کے قانون کا حصہ نہیں بنے تھے اس لیے اسلامی قوانین کے نافذ ہونے کے بعد باب 3 الف کے تحت وفاقی شرعی عدالت کے قیام، ججوں کے انتخاب، عدالت کے اختیارات سماعت، کارہائے منصبی، عدالت کا اختیار سماعت، نگرانی ودیگر اختیارات سماعت، عدالت کا اختیار اور ضابطہ کار اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے خلاف عدالت عظمیٰ کی اپیل پر روبرو اپیل دائر کرنے اور فیڈرل شریعت کورٹ کے اختیار یا اختیار سماعت سے متعلق کسی معاملے پر کسی بھی عدالت بشمول عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ میں سماعت پر پابندی، وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کا عدالت عالیہ اور ماتحت عدالت کیلئے واجب التعمیل ہونا وغیرہ سے ہے بلکہ یہ تک بھی طے کیا گیا تھا کہ وفاقی شرعی عدالت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے آئین میں دیئے گئے اغراض کی بجا آوری کیلئے قواعد وضع کر سکے گی۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا گیا تھا تا کہ وفاقی شرعی عدالت کے ذریعے بھی موجودہ قوانین یا بعد میں وضع کیے گئے قوانین اگر مجموعی طور پر یا جزوی طور پر قرآن وسنت سے متصادم ہوں تو وفاقی شرعی عدالت اس سلسلے میں فیصلہ دے سکے گی اور اس طرح قوانین کو قرآن وسنت کے ڈھانچے میں ڈھالا جا سکے گا آئین نے یہ قرار دے دیا تھا کہ اگر وفاقی شرعی عدالت فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا رکن اسلامی احکام کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں حسب ذیل بیان کرے گی۔

الف۔ اس کے مذکورہ رائے قائم کرنے کی وجوہ۔

ب۔ وہ حد جس تک وہ حکم بایں طور منافی ہے اور اس تاریخ کی صراحت کرے گی جس پر وہ فیصلہ موثر ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ اس معیاد کے گزرنے سے پہلے جس کے اندر عدالت عظمیٰ میں اس کے خلاف اپیل داخل ہو سکتی ہو یا جبکہ اس بایں طور پر داخل کر دی گئی ہو تو اس اپیل کے فیصلے سے پہلے موثر نہیں ہوگا۔

اس آئینی صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت نے تحفظ نسواں کے قانون مجریہ 2006 کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہے اس کے تحت یہ قرار دیا ہے کہ تحفظ نسواں قانون کی دفعہ 11، 25 اور 28 قرآن وسنت کے احکام سے متصادم ہے اس لیے انہیں کالعدم قرار دے دیا ہے اور صدر پاکستان کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اس کے مطابق قانونی سازی کریں ورنہ مقررہ مدت کے گزرنے کے بعد انہیں قانون سے حذف تصور کیا جائے گا وفاقی شرعی عدالت کے معزز چیف جسٹس ودیگر دو قابل احترام ارکان نے تفصیلی سماعت کے بعد درخواست گزاروں کے اٹھائے گئے نکات میں سے ایک حصے پر اپنا فیصلہ صادر کیا۔ حکمران جماعت اس فیصلے پر عملدرآمد روکنے کے لئے فوراً سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دے گی اس طرح وقتی طور پر اس فیصلے پر عملدرآمد رک جائے گا۔

ہم قارئین کی آگاہی کے لئے جن تین دفعات کو قرآن وسنت سے متصادم قرار دیا گیا ہے اس کے بارے میں وضاحت سے آگاہ کرتے ہیں کہ تحفظ نسواں قانون کی دفعہ 11 کے تحت زنا کے جرائم سے متعلق نفاذ حدود کا جو آرڈی نینس کی دفعہ 3 کو حذف

کر دیا گیا تھا اس دفعہ تین کا تعلق حدود آرڈیننس کی دفعات کے نفاذ سے متعلق ہے یعنی دیگر قوانین میں شامل کسی امر کے باوجود حدود آرڈیننس کے احکام موثر ہوں گے۔ تحفظ نسواں کے قانون کے تحت حدود آرڈی نینس میں سے دفعہ تین کے حذف ہونے کے نتیجے میں عملی طور پر حدود آرڈی نینس کو دیگر قوانین پر فوقیت نہیں رہتی۔

اس طرح دفعہ 25 کو قرآن وسنت سے منافی قرار دیا گیا ہے کیونکہ تحفظ نسواں کے قانون کی اس دفعہ کے تحت قذف کے جرائم سے متعلق دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ 3 اور 4 کو ختم کر دیا گیا تھا، اس دفعہ تین اور چار میں کہا گیا تھا کہ شوہر جب عدالت میں اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور اس کے الزام کو اہلیہ سچ نہیں مانتی تو لیان کا اصول کیسے اختیار کیا جائے گا اور تحفظ نسواں کے قانون کے تحت اس دفعہ 14 میں سے دفعہ 3 اور چار کو حذف کیا گیا تھا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر شوہر یا بیوی ذیلی دفعہ ایک میں دیے گئے طریقہ کار کو اختیار کرنے سے انکار کرتے ہیں تو اس صورت میں شوہر یا بیوی کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک شوہر طے کردہ طریقہ کار کو اختیار کرنے پر رضامند نہ ہو جائے یا پھر بیوی اس طریقے کے مطابق بے گناہی کو اختیار نہ کرے یا شوہر کے الزام کو درست تسلیم کرے۔ دفعہ چار میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر بیوی الزام کو درست تسلیم کر لیتی ہے تو اس کو زنا سے متعلق حد کی سزا دی جائے گی ان دونوں ذیلی دفعات کو قرآن وسنت سے متصادم قرار دیا گیا ہے۔

وفاقی شرعی عدالت نے تحفظ نسواں قانون کی دفعہ 28 کو بھی قرآن وسنت سے متصادم قرار دیا اس کے تحت قذف کے جرم سے متعلق حدود آرڈی نینس کی دفعہ 19 کو حذف کیا گیا تھا، اس دفعہ کا تعلق بھی قذف کے تمام احکامات کے موثر ہونے سے ہے۔ لیکن تحفظ نسواں کے قانون کے تحت دفعہ 19 کو حذف کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی وفاقی شرعی عدالت نے بہت سے فیصلے کیے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالتؐ سے متعلق آرٹیکل 295 C کے بارے میں بیس سال پہلے فیصلہ کیا تھا اس پر ابھی تک حکومت نے عملدرآمد نہیں کیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے سود کے بارے میں ایک تفصیلی فیصلہ میں ہر قسم کے سود کو قرآن وسنت سے متصادم قرار دیا لیکن حکمرانوں نے اپیل ہارنے کے باوجود ریویو کی درخواست کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو عملی طور پر غیر موثر کر دیا کیونکہ پچھلے 8 سال سے وفاقی شرعی عدالت کا سود سے متعلق فیصلہ پھر سے اس عدالت میں موجود ہے۔ یہ فیصلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے ہمارے دستور کی منشاء یہی ہے کیونکہ پاکستان میں نہ تو عدلیہ، نہ پارلیمان، نہ دستور بالادست ہے بلکہ پاکستان میں قرآن وسنت بالا دست ہے۔ یہی قانون سازی کا رہنما اصول ہے اس لیے ہمیں پورا یقین ہے کہ غیر ملکی امداد پر چلنے والی این جی اوز، نام نہاد دانشور، چند کتابیں پڑھ کر اسلامی احکام پر اتھارٹی بننے والے اسکالر اور نادیدہ قوتیں اس فیصلے سے بلبلا اٹھیں گے۔ ہمیں امید ہے قانون کی پابند عدلیہ میڈیا ایسے افراد کی گوشمالی کریں گے جو اپنے مخصوص انداز میں میڈیا کے ذریعے بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چار روزہ تبلیغی دورہ پر منڈی بہاؤالدین تشریف لائے۔ ۱۰ محرم بعد نماز فجر جامع مسجد بلال غشی محلہ منڈی میں آپ نے فضائل حضرت امام حسینؓ اور واقعہ کربلا کے عنوان پر خطاب کیا۔ ۱۰ محرم الحرام کو جمعۃ المبارک کا خطبہ آپ نے جامع مسجد مدنی پھالیہ میں دیا۔ جس میں واقعہ کربلا پر روشنی ڈالی اور امام عالی مقام سیدنا حسینؓ بن علی (رضی اللہ عنہما) کو خراج تحسین پیش کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء جناں والی مسجد میں "مسئلہ ختم نبوت اساس دین" کے عنوان پر خطاب کیا۔ ۱۱ محرم الحرام کو صبح کی نماز کے بعد مدنی مسجد میں درس دیا۔ ۱۲ محرم الحرام کو صبح کی نماز کے بعد مکی مسجد میں بیان کیا۔ ۱۳ محرم الحرام کو جامع مسجد منڈی الہ میں خطاب کیا۔

رد قادیانیت کورس

۱۱، ۱۲، ۱۳ محرم الحرام کو مدنی مسجد میں ساڑھے پانچ بجے شام اور بعد نماز مغرب سے عشاء تک رد قادیانیت کورس منعقد ہوا۔ جس میں ۱۱ محرم کو "اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی"

۱۲ محرم الحرام کو "مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت، قادیانی شبہات اور اس کے جوابات"

۱۳ محرم الحرام "حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام" کے عنوان پر لیکچر دیے۔ تین دنوں میں قادیانیوں سے گفتگو کا طریقہ، مرزا قادیانی کا دعویٰ ظلی نبوت اور قرآن پاک سے قادیانیوں کے دلائل (شکوک وشبہات) اور ان کے جوابات دیے۔ کورس میں تحصیل پھالیہ کے بہت سے مقامات سے نوجوانوں نے شرکت کی اور نوٹس لئے، ہر روز تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر، آدھ گھنٹہ سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی۔ علاقے کے علماء کرام اور پڑھے لکھے نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی۔

۱۴ محرم الحرام کو بعد نماز فجر جامع مسجد مہاجرین میں درس قرآن پاک دیا۔

عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت ریلی

رپورٹ: محمد رمضان پھلپوٹو

سکھر... جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں توہین رسالت آرڈی نینس میں ممکنہ ترمیم کرنے کے حکومت کے مذموم عزائم کے خلاف ایک عظیم الشان فقید المثال تحفظ ناموس رسالت ریلی ٹھیڑی بائی پاس سے گھنٹہ گھر سکھر تک نکالنے کا فیصلہ ہوا۔ ۹ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو جمعرات کی علی الصبح ہی جنوبی سندھ کے اضلاع سے قافلے ٹھیڑی بائی پاس پہنچنے شروع ہوگئے اور بڑھتے بڑھتے نیشنل ہائی وے کے دونوں اطراف میں کئی کلومیٹروں میں پھیل گئے۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد ٹھیڑی سے یہ قافلہ حضرت الامیر سائیں مولانا عبدالصمد ہالیجوی، جرنیل جمعیت ڈاکٹر خالد محمود سومرو، حضرت مولانا سراج احمد شاہ امروٹی، سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف اور دیگر صوبائی و مرکزی قائدین کی قیادت میں منزل کی جانب رواں دواں ہوا۔ سب سے پہلے انصار الاسلام کے رضاکاروں کی دو گاڑیاں چل رہی تھیں، اس کے پیچھے موٹر سائیکل و اسکوٹروں کا جلوس تھا جو کہ بلامبالغہ ایک کلومیٹر سے زائد رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔

اس کے بعد حضرت الامیر حضرت سائیں ہالیجوی صاحب کی خصوصی گاڑی، اس کے پیچھے پنو مزدا پرچم نبوی سے سجائی اور لاؤڈ اسپیکر سے لیس گاڑی تھی، جس پر جرنیل جمعیت سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو اپنے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلا کر نیشنل ہائی وے کی دونوں جانب کھڑے لوگوں اور کارکنوں کے فلک شگاف نعروں کے جواب دے رہے تھے۔ اس گاڑی میں حضرت مولانا سائیں سراج احمد شاہ امروٹی، حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجوی، صاحبزادہ مفتی محمد طاہر ہالیجوی، صاحبزادہ مولانا محمود سومرو لاڑکانہ، قاری کامران احمد، حاجی عبدالملک تالپر، وادی مہران کے عظیم نعت خواں الحاج امداد اللہ پھلپوٹو، مولانا محمد رمضان پھلپوٹو اور دیگر علماء کرام تھے۔ ٹھیڑی بائی پاس سے سکھر تک اس عظیم الشان ریلی نے ڈھائی گھنٹے لگا دیے جبکہ عام حالات میں یہ سفر صرف آدھے گھنٹے کا ہے۔ گھنٹہ گھر اسٹیج پر صوبائی و مرکزی قائدین کے علاوہ سندھ کے اکثر اضلاع کے امیر صاحبان و ناظم عمومی صاحبان بھی تشریف فرما تھے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالحمید نے حاصل کی۔

اس کے بعد شان رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کے حالات حاضرہ پر دلعزیز نعت خوان الحاج امداد اللہ پھلپوٹو نے ایک پُر اثر نعت پیش کرکے لاکھوں کے اس مجمع کو جھومادیا۔

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد صالح انڈھڑ نے ادا کئے۔ اس کانفرنس کے پہلے مقرر مولانا محمد رمضان پھلپوٹو جوائنٹ سیکریٹری جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ تھے، جس نے لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر تحفظ ناموس کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد لیا۔

اس کے بعد قاری کامران احمد ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرکے شرکائے کانفرنس کو گرمادیا۔

حافظ نصیر احمد بھٹو صدر جمعیت طلباء اسلام صوبہ سندھ کو خطاب کی دعوت دی گئی، جس نے قافلہ حق و صداقت کے نوجوانوں کی طرف سے ہر ممکن قربانی دینے کا اعلان کیا۔

حضرت مولانا میر محمد ہنجرہ میرک والے جوائنٹ سیکریٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان، مائیک پر تشریف لائے اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہم حکومت اور امریکا کو کبھی بھی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔

کارکنوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر الحاج امداد اللہ پھلپوٹو کو ایک انقلابی غزل پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سالار عابد لاکھو مائک پر آئے تو صحافی حضرات ہمہ تن گوش ہوگئے۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے حکمرانوں کو وارننگ دی کہ اگر انہوں نے توہین رسالت کے آرڈی نینس میں کوئی ترمیم کی یا گستاخ ملعونہ کی پھانسی کی سزا ختم کی تو قائدین کے حکم پر جے ٹی آئی اور انصار الاسلام کے ہزاروں رضاکار قربانی کے لئے تیار ہیں۔ ولی بخش چاچڑ، عبدالواحد جتوئی، معشوق بھٹو اور حاکم علی نے بھی موقع کی مناسبت سے غزلیں اور نعتیں پیش کیں۔

سندھ کی مشہور خانقاہ اور حضرت لاہوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا محمد حسن عباسی اپنی علالت کی وجہ سے اس بابرکت کانفرنس میں شریک نہ ہوسکے تو اپنے پوتے صاحبزادہ مولانا مصعب کو اپنا خصوصی پیغام دے کر اور اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، جس نے لاکھوں شرکا کو حضرت والا کا پیغام پہنچایا اور خطاب فرمایا۔

اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے مرکزی قائم مقام امیر حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی مدظلہ

العالی اسٹیج پر تشریف لائے تو کارکنوں نے فلک شگاف نعرے لگا کر حضرت کا خیر مقدم کیا۔ قائم مقام مرکزی امیر نے اپنے مدبرانہ خطاب میں فرمایا کہ یہ سب کچھ بین الاقوامی سازش کا ایک حصہ ہے جس کی ڈوریں امریکا کے ہاتھوں میں ہیں۔ افغانستان میں اپنی شکست کو چھپانے کے لئے مسلمانانِ پاکستان کے ایمان کا امتحان لے رہا ہے انشاء اللہ ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی امریکا، یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ توہین رسالت آرڈی نینس میں کوئی بھی ترمیم نہیں کرسکیں گے۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے لاکھوں کارکن ان کے ناپاک عزائم کی مزاحمت کریں گے۔

جب اسٹیج سیکریٹری نے لہو گرمادینے والے انقلابی شعر پڑھے اور سندھ کے لاکھوں کارکنوں کے دل کی دھڑکن جرنیل جمعیت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے خطاب کا اعلان کیا تو کانفرنس میں شریک لاکھوں کارکنوں نے ان کا والہانہ اور پرتپاک خیر مقدم کیا اور کھڑے ہوکر استقبال کیا اور دیر تک سکھر شہر کے در و دیوار اللہ اکبر اور شان رسالت زندہ باد وغیرہ کے نعروں سے گونجتے رہے۔

جرنیل جمعیت نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر عدالت کی سزا یافتہ آسیہ ملعونہ کو پھانسی نہ دی گئی تو پھر حالات کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ ہم کسی بھی گستاخ رسول کو برداشت نہیں کرسکتے۔ ہم تحفظ ناموس رسالت اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے حضرت اقدس حضرت الامیر سائیں عبدالصمد ہالیجوی، خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف والوں کے دست مبارک پر بیعت ہوتے ہیں۔ برصغیر کی عظیم خانقاہ درگاہ عالیہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید سراج احمد شاہ امروٹی، نائب امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ نے بھی روح پرور خطاب فرمایا۔

اس کے بعد پیر طریقت، ولی کامل، امیر المجاہدین حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے خطاب اور دعا کا اعلان ڈاکٹر سومرو صاحب نے خود کیا اور آناً فاناً کانفرنس کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، ایک مرتبہ پھر تحفظ ناموس رسالت پر جانیں نچھاور کرنے، احترام اور اکرام کے ملے جلے جذبات سے جوش میں آگیا اور حضرت سائیں کا والہانہ استقبال کیا۔ حضرت سائیں نے انتہائی سنجیدگی سے حکومت پاکستان کو وارننگ دی کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والی ملعونہ آسیہ کی سزا ختم کی یا توہین رسالت والے قانون میں کوئی ترمیم کی تو جمعیت علماء اسلام کے لاکھوں کارکنوں سمیت پورے پاکستان کے غیور مسلمان اس کا فیصلہ خود کریں گے اور گستاخانِ رسول کو خود قتل کریں گے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں کتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں انشاء اللہ العزیز ہم کسی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت، ختم نبوت اور شانِ رسالت کا تحفظ کرنا عین ایمان ہے، اس کے بغیر نہ نماز قبول ہے نہ حج اور نہ ہی کوئی دوسری عبادت۔ حضرت سائیں کے مختصر لیکن جامع خطاب کے بعد حضرت سائیں نے رقت آمیز روح پرور اور دلوں کو جلا بخشنے والی دعا کروائی۔

امت مسلمہ ایمانی طاقت سے ناموس رسالت کا تحفظ کرے گی

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ فاروق اعظم چوک گمبٹ سے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالکریم کھوڑو صاحب نے کی۔ ریلی کے شرکاء سے حضرات علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم مسلمان کبھی برداشت نہیں کریں گے کیونکہ توہین رسالت کا جرم ناقابل معافی ہے۔ نااہل حکمرانوں کی وجہ سے امت مسلمہ زوال اور ابتری کا شکار ہے۔ تحفظ ناموس رسالت ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرحمن شیخ نے کہا کہ ہم سب کچھ قربان کرسکتے ہیں لیکن رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام دہشت گرد اور انتہا پسند مذہب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا: ''تمہاری جان اور مال ایک دوسرے پر حرام ہے، اگر کوئی غیر مسلم کو ناحق قتل کرے گا وہ کبھی جنت کی خوشبو کو نہیں سونگھے گا۔'' ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نعمت اللہ شیخ نے کہا کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ عین ایمان ہے، اس کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں انہوں نے مزید کہا کہ امت مسلمہ ایمانی طاقت سے ناموس رسالت کا تحفظ کرے گی۔ حکمرانوں نے ہمیشہ ملک کو توڑا ہے غیر اسلامی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا حشر بھی امریکیوں سے بدتر ہوگا۔ تحفظ ناموس رسالت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ آخر میں صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ملک میں تحفظ ناموس رسالت قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے اور سلمان تاثیر اور شیری رحمان کو برطرف کرکے سزا دی جائے اور گستاخ رسول آسیہ مسیح کو عدالت کے فیصلے کے مطابق سزا دی جائے۔

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ناموس رسالت کنونشن منڈی بہاؤالدین

منڈی بہاؤالدین (مولانا محمد قاسم سیوطی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ نورالہدیٰ میں تحفظ ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قاری عبدالواحد نے کی۔ جبکہ تلاوت قاری ولی الرحمٰن نے اور نعت مولانا محمد نواز نے پیش کی۔ کنونشن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم سیوطی، قاری عبدالواحد، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالجبار صدیقی اور چوہدری محمد اقبال، تحریک انصاف کے محمد عابد غوری، اشاعت التوحید کے مفتی عبیدالرحمٰن اور مولانا سعید الرحمٰن بلوچ، ملت اسلامیہ کے محمد اقبال خان، اتحاد اہلسنت کے مولانا محمد حارث، جماعت الدعوۃ کے ابوسعید شاس، انٹرنیشنل کے مولانا لال حسین شاہ، جماعت اسلامی کے مولانا محمد جاوید نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ تمام راہنماؤں نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز ۲۴ر دسمبر یوم احتجاج اور ۳۱ر دسمبر کی ہڑتال کو بھرپور کامیاب کیا جائے گا۔ یوم احتجاج کے موقع پر ۲۴ر دسمبر کو مظاہرے کئے جائیں گے۔ مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک تحفظ ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کو بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

قانون توہین رسالت میں تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کریں گے

اوکاڑہ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی آواز پر آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کے کئی اجلاس ہوئے۔ دیپال پور، بصیر پور، حجرہ شاہ مقیم، ریناله خورد میں اور سب سے بڑا مظاہرہ جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ میں ہوا۔ جمعیت علماء اسلام، جمعیت اہلحدیث، جماعت اسلامی، جمعیت علماء پاکستان، اہلسنت والجماعت، الدعوۃ والارشاد، انجمن تاجران کے صدر سیکریٹری بھی شریک ہوئے۔ تمام جماعتوں کے قائدین نے کہا کہ جب تک شمع رسالت کے پروانے زندہ ہیں اس وقت تک کسی بھی بدبخت کو انسداد توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ایکٹ میں ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ناموس رسالت کا تحفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

قصور.... الہ آباد، چونکی، بھائی پھیرو، چونیاں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹیوں کے کئی اجلاس اور ریلیاں نکالی گئیں۔ مظاہرے ہوئے، سب سے بڑی ریلی، جلوس اور مظاہرہ کامل شاہ چوک کوٹ مراد خان قصور میں قاری مشتاق احمد رحیمی کی صدارت اور مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی کی نگرانی، میاں معصوم انصاری کی قیادت میں ہوا جس میں تمام دینی، مذہبی، سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ قائدین نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر تمام اعمال نامکمل ہیں۔ توہین رسالت کے قانون میں اگر ترمیم کی گئی تو حالات حکومت کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ اس قانون کو ختم کرنے سے لاقانونیت بڑھے گی۔

اظہار تعزیت

قصور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے دیرینہ ساتھی محمد یونس بھٹی صاحب کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال کرگئیں۔ جماعت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد، چوہدری فضل حسین، میاں محمد معصوم انصاری، سید قاری یحییٰ شاہ ہمدانی، قاری مشتاق احمد رحیمی، مولانا مختار احمد، حاجی شبیر احمد مغل سمیت کئی ایک جماعتی رفقا نے بھٹی صاحب سے تعزیت کی اور مرحومہ کی مغفرت و بخشش کی دعا کی۔

امیر مرکزیہ کی دفتر ختم نبوت اسلام آباد تشریف آوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم، مفتی ظفر اقبال، ڈاکٹر عبیداللہ، قاری محمد ادریس عباسی سمیت ۱۵ر دسمبر بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت اسلام آباد میں تشریف لائے۔

جہاں آپ کا اقرأ روضۃ الاطفال کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفتی خالد محمود، مولانا شبیر احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد طیب، مولانا زاہد وسیم، قاری عبدالوحید قاسمی راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خیر مقدم کیا۔ حضرت الامیر مدظلہ نے آج کی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کو اتحاد امت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے سنگ میل قرار دیا اور تمام شرکاء کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت الامیر مدظلہ نے فرمایا کہ کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان پر عملدرآمد کے لئے ہراول دستہ کا کردار ادا کرے گی۔

گستاخِ رسول واجب القتل ہے

مفتی فیض الحق بشامی

جو شخص فخر رسل، مولائے کل، ہادی سُبل، اللہ کا دلبر، کونین کا سرور، ساقی کوثر، شافع محشر، خاتم الانبیاء، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول تسلیم کرتا ہے اور آپ کی رسالت ونبوت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ دنیا کی اور کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر نبی پاک علیہ السلام سے محبت اور پیار کرتا ہو، رشتوں ناتوں سے بڑھ کر، کنبے قبیلے سے بڑھ کر، خاندان اور برادری سے بڑھ کر، نبی پاک علیہ السلام سے محبت کرتا ہو، مال و دولت دنیا سے زیادہ، دنیا کے اسباب سے زیادہ، بنگلے اور کوٹھیوں سے زیادہ، اولاد وازواج سے زیادہ، تجارت وزراعت کی کمائی سے زیادہ، جب تک نبی پاک علیہ السلام سے پیار اور محبت نہیں ہوگی، اس وقت تک وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ہاں مومن اور مسلمان شمار نہیں ہوسکتا۔

وہ دیکھو، بدر کی وادی اور بدر کا میدان آج تک شہادت دے رہا ہے، جہاں ۳۱۳ اصحاب پیغمبرؐ حقیقی طور پر محبت رسولؐ سے سرشار ہو کر میدان کارزار میں برسرپیکار ہیں، ایک طرف نبی پاک علیہ السلام کی محبت ہے تو مقابلے میں قریبی اور عزیز ترین رشتہ دار ہے، کوئی ان کا چچا تھا، کوئی چچازاد تھا، کوئی ان کا ماموں تھا، کوئی ماموں زاد تھا، کسی کے سامنے اس کا حقیقی باپ کھڑا تھا، کسی کے سامنے اس کا بھائی، کسی کے سامنے اس کا داماد، کسی کے سامنے اس کا سسر، ادھر نبی پاک علیہ السلام کے لشکر میں ابوبکرؓ تھے اور ادھر ان کا بیٹا لخت جگر عبدالرحمٰنؓ، ادھر امیر حمزہؓ تھے اور ادھر ان کا بھائی عباس، ادھر ابو حذیفہؓ تھے اور ادھر ان کا باپ عتبہ، ادھر حضرت علیؓ تھے، ادھر ان کا بھائی طالب اور عقیل، مگر اصحاب رسول نے اپنے خون کے رشتوں کو محبت پر قربان کردیا، مسلمان کا یہی وہ جذبہ عشق رسول ہے جس سے اہل باطل ہمیشہ لرزہ براندام ہیں، نبی پاک علیہ السلام کی شان عالی میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کی جاسکتی۔

آج کی دنیا میں جب کوئی نبی پاک علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوگا وہ ابولہب کی جماعت میں شامل ہوگا، سب سے پہلا گستاخ رسول ابولہب ہے، جس پر رب لم یزل نے اپنے قہر وغضب کا صرف اعلان ہی نہیں کیا بلکہ گستاخ رسول ابولہب کو دنیا میں ذلیل کر کے عبرت کا نشان بنایا، ابولہب کے بیٹے نے نبی پاک علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی تو نبی پاک علیہ السلام نے بارگاہ لم یزل میں ہاتھ اٹھائے اور التجا کی:

''اللّٰھم سلط علیہ کلب من کلابک''

ترجمہ: ''اے اللہ! گستاخ رسول ابولہب کے فرزند پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر۔''

جناب نبی پاک علیہ السلام نے اپنی شان میں گستاخی کرنے والے ابورافع کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا، جاں نثاران مصطفیٰ کا یہ عمل ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ جناب فاروق اعظمؓ نے نبی پاک علیہ السلام کے فیصلے کو نہ ماننے والے کی گردن اڑادی۔

فاروق اعظمؓ نے اپنے دور خلافت میں تمام گورنروں کو خطوط جاری فرمائے اور ان خطوط میں مرکزی بات یہ تھی:

''من سب اللہ ورسولہ فاقتلوہ۔''

ترجمہ: ''جو اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کرے، اسے قتل کردو۔''

ہمارے حکمران ہوش کے ناخن لیں، خاص کر گورنر پنجاب سلمان تاثیر۔ خسرو پرویز جس نے نبی پاک علیہ السلام کے خط مبارک کی گستاخی کرتے ہوئے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے، اللہ تعالیٰ نے پرویز کے تخت کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔

حکمرانو! اپنی حکومت پر ناز کرنے والو، امریکا نواز، قادیانی نواز، گورنر پنجاب: یاد رکھو! مسلمانوں کے چاہے اپنے دیگر معاملات میں، بیسیوں اختلافات ہوں، لیکن ناموس رسالت کی خاطر سارے مسلمان آپس میں ایک جان ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت کے باب میں، گستاخ رسول کے باب میں، فتویٰ صادر کرنے میں تمام ائمہ کا متفقہ فتویٰ ہے:

''والحاصل انہ لاشک ولا شبھة فی کفر شاتم النبی ﷺ وفی استباحة قتلہ وھو المنقول عن الائمة الاربعة۔'' (ردالمختار ص:۳۲۱،۳۲۲، ج:۳)

ترجمہ: ''گستاخ رسول کے کفر اور اس کے قتل کرنے میں کوئی شک نہیں، کوئی شبہ نہیں، تمام ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے۔''

آج اہل مغرب، یورپی ممالک ایک گستاخ رسول عورت آسیہ کی پشت پناہی کر رہے ہیں، اس کی حمایت میں توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان مغربی اقوام اہل یورپ کو یاد دلانا ضروری ہے کہ اٹھارویں صدی تک تو آپ بھی اس معاملے میں ہمارے ہم خیال تھے اور تم لوگوں نے توہین رسالت کے مجرم کو سخت ترین سزائیں دیں۔

مثلاً برطانیہ میں ۱۵۵۳ء کو مذہبی قوانین کے مطابق پانچ افراد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی پر زندہ جلادیا تھا۔

۱۵۷۹ء میں ایک پادری ڈیوز کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی پر عمر قید کی سزا دی گئی۔

روم میں ۱۶۰۰ء میں توہین رسالت پر ایک آدمی کو زندہ جلادیا گیا۔

اسکاٹ لینڈ میں بھی توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی تھی۔

برطانیہ میں ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۴ء کے درمیانی عرصہ میں ۷۳ مجرموں کو سزا دی گئی۔

اہل مغرب سے سوال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے قانون موجود ہے تو پھر مسلمان جس کے ہاں سارے انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین جرم ہے تو مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام کیوں؟

حیرت اور افسوس ہے اور موجب لعنت ہے، اس عیسائی عورت کا یہ شرمناک عمل جس نے رحمت کائنات کی شان میں گستاخی کی ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے، وہ واجب القتل ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔ عیسائی عورت اسلامی ملک پاکستان میں رہتے ہوئے رحمت عالم کی شان میں گستاخی کرتی ہے۔ حالانکہ نبی پاک علیہ السلام نے ذمیوں کے متعلق فرمایا:

”دمائهم كدمائنا و اموالهم كاموالنا۔“

اسلامی ملک میں جس طرح مسلمانوں کی جان مال محفوظ ہے اسی طرح ذمیوں کے مال و جان کی حفاظت ضروری ہے، لیکن ان سب کے باوجود اسلامی ملک میں رہنے والے عیسائی رحمت کائنات کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں اور صد افسوس! کہ اسلامی ملک پاکستان کا ایک گورنر اس عورت کی حمایت میں اس عورت سے ملاقات کے لئے جیل پہنچ جاتا ہے اور حکومت اس عورت کو باہر ملک لے جانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یاد رکھو! مسلمان بہت کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے آقا محمد عربی کی شان اقدس میں بے ادبی کرنے والوں کے لئے اس کے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں، مسلمان پھر غازی علم الدین شہید کی تاریخ کو دہراتے ہوئے گستاخ رسول کی سرکوبی کرنا اور اپنی جان مال اور اولاد کی قربانی دینا عین سعادت سمجھتے ہوئے تاریخ رقم کرنے کے لئے اکابر علماء اسلام کے اشارے کے منتظر ہیں۔ ☆☆☆

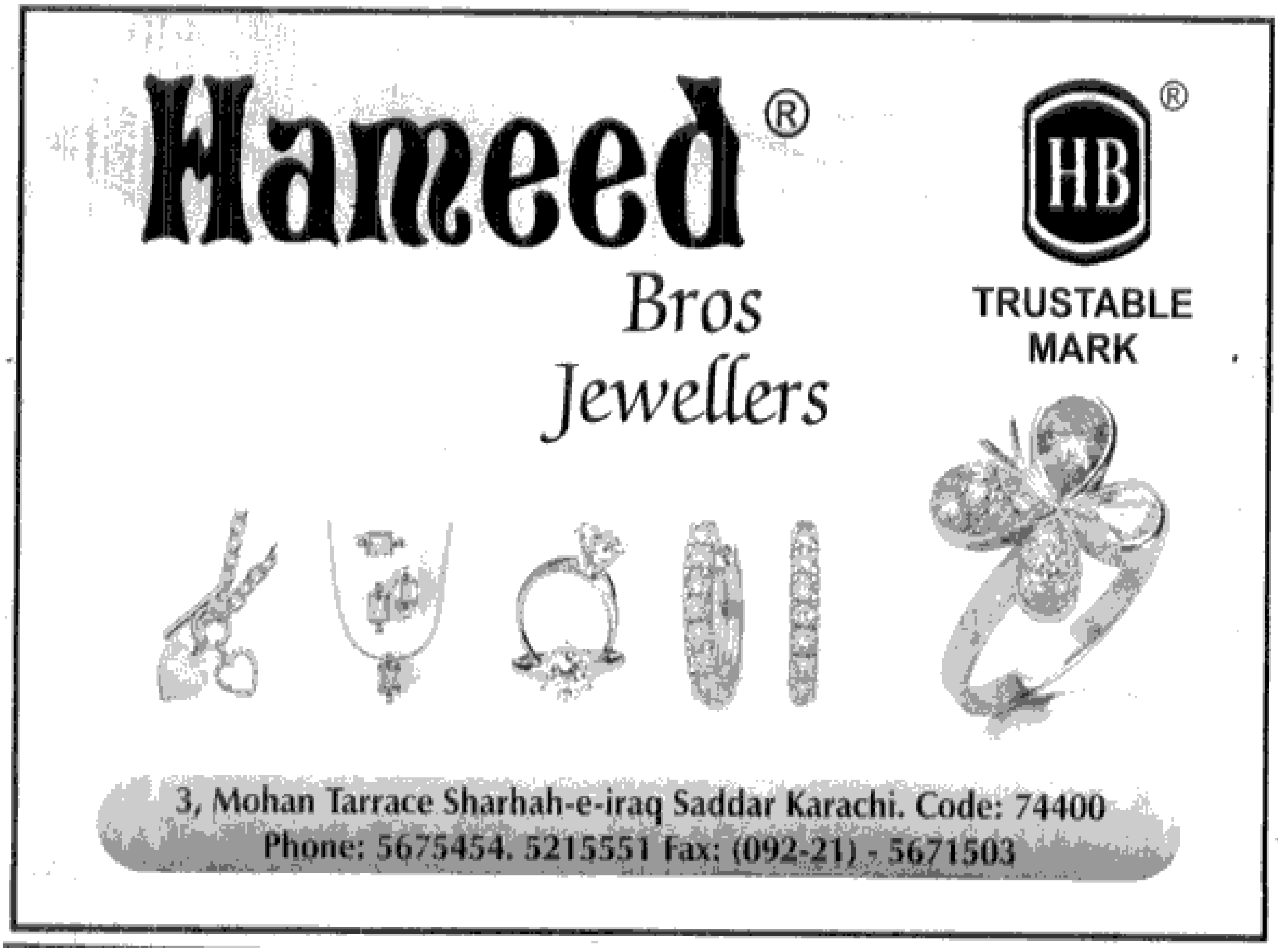

Regd#SS.160

وفا کے تقاضے

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اسکے مسلماں ہو نہیں سکتا!

الٹی میٹم

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اسلامیانِ پاکستان اِس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور ارباب حل وعقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت، ملتان، پاکستان

061-4514122, 042-5862404

عکاظ پبلشرز لاہور 042-37574180